نظریاتِ وہابیہ کا علمی محاسبہ



فاضل محقق عالم مدقق مناظر اہل سنت
مولانا مفتی سردار احمد رضا اشرف القادری

مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا خالق کل جل جلالہ　　　یا مالک کل صلی اللہ علیہ وسلم

اہل سنت ...... ☆ ...... اہل جنت

الزامات شرک وبدعت، نیت صوم، دعائے افطار، طعام سحری
رکعات تراویح، اعتکاف النساء، صلوٰۃ تسبیح، مساجد میں چراغاں
شبینہ، اجتماعی دعا، صدقہ فطر اور عید کارڈ کی بابت گمراہ کن

نظریاتِ وہابیہ کا علمی محاسبہ

از قلم

فاضل محقق عالم مدقق مناظر اہل سنت

مولانا مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری مدظلہ العالی

............میلسی پاکستان............

مسلم کتابوی، لاہور

MUSLIMKITABEVI@GMAIL .COM
RAZA_MUNEER@YAHOO.COM

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نام کتاب ---------------- نظریاتِ وہابیہ کا علمی محاسبہ

ازقلم ---------------- مولانا مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری

تصحیح ---------------- حضرت مولانا مفتی سید اکبر الحق قادری رضوی

صفحات ---------------- 64

اشاعت ---------------- رجب المرجب ۱۴۳۱ھ / جولائی ۲۰۱۰ء

ناشر ---------------- مسلم کتابوی لاہور

قیمت ---------------- 50روپے

ملنے کا پتا

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

جامعہ رضویہ انوار القادریہ، علامہ اقبال روڈ میلسی (ملتان ڈویژن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ الانتساب والاہداء ☆

راقم الحروف اپنی اس کاوش کو

تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند

مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی نوری علیہ الرحمہ

اور

تاجدار مسند تدریس بحر العلوم مفتی اعظم پاکستان

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری رضوی ہزاروی علیہ الرحمہ

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور/شیخوپورہ

کے نام نامی اسم گرامی سے معنون و منتسب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے...... جن کی نسبت علمی میرے لئے سرمایہ افتخار اور ذریعہ نجات ہے...... جن کے علم سے علم پاکر میری علمی و روحانی تشنگی دور ہوئی اور قلب و جگر کو ولولہ تازہ ملا...... جن کے علمی و روحانی تصرف کی بدولت مجھے خدمت دین متین کی توفیق نصیب ہوئی۔

اور

حکیم اہل سنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت رئیس التحریر

مولانا محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ

بانی و مہتمم جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلسی (پاکستان)

کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جن کی محبت شفقت تربیت اور دعاؤں کے طفیل حصول علم، تعلیم و تعلم، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، تحقیق و تدقیق کا لافانی جذبہ صادقہ نصیب ہوا۔

؎ سوئے دریا تحفہ آوردم صدف...... گر قبول افتد زہے عز و شرف

امیدوار لطف و کرم

سردار احمد رضا اشرف القادری غفرلہ میلسی

فہرست مضامین

صفحہ	تفصیل	نمبر شمار
5	الانتساب والاھداء	1
6	سبب تالیف وآغاز سخن	2
7	تاثرات عالیہ حضرت قبلہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ،	3
8	تاثرات عالیہ حضرت قبلہ حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ،	4
9	پیش لفظ از: حضرت علامہ اکبر الحق شاہ صاحب مدظلہ،	5
11	وہابیہ کی احادیث تسمیہ وتحمید وتصلیہ سے لاعلمی و بے خبری	6
13	علامہ عینی قدس سرہ کی ایمان افروز تحقیق انیق	7
14	اہل سنت پر شرک بدعت کا اتہام اپنے ایمان واسلام سے بے خبری	8
16	وہابیہ کے ایمان سوز باطل نظریات	9
19	غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک تقلید شرک ہے	10
21	وہابیہ کی ترجمہ حدیث میں کھینچا تانی	11
21	وہابیہ کے طرز حیات ومقصد حیات کا اسلام وسنت سے تصادم	12
24	انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنایا	13
25	نیت صوم میں وہابیہ کے بدنیتی	14
29	ادعیہ افطار پر اعتراضات کا تحقیقی تعاقب	15
29	انوکھے نرالے معمولات وہابیہ	16
31	فقہ حدیث وہابیہ کے بس کے بات نہیں	17
32	وہابیہ کی مفہوم حدیث میں من مانی	18

19	طعام سحری کی روایت کا خود ساختہ مفہوم	32
20	آٹھ تراویح کے بے ربط حوالہ جات واستدلالات کا تحقیقی تجزیہ	33
21	جملہ محدثین جامعین ومرتبین کتب احادیث مقلد ہیں	34
22	بیس رکعات تراویح پر مختصر دلائل وشواھد	38
23	فقیہ جلیل علامہ شامی قدس سرہ کے نام نامی سے مغالطہ	41
24	صلوٰۃ تسبیح مسنون وہابیہ کو اپنے گھر کی خبر نہیں	41
25	تسبیح تراویح کا ثبوت	42
26	مساجد میں چراغاں شبینہ اور اجتماعی دعا کا ثبوت	43
27	سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے چراغاں کی	43
28	سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چراغاں کرنے والے کو سراج فرمایا	44
29	جلیل القدر سلاطین اسلام اور عالمان مکہ وطیبہ کا معمول	44
30	مسجد میں قنادیل دیکھ کر حضرت علی نے حضرت عمر کو دعا دی	46
31	شبینہ فی نفسہ جائز وروا ہے	47
32	اجتماعی دعا کا حکم	49
33	چالیس مردان حق میں ایک ولی ہوتا ہے	51
34	اعتکاف النساء کتب حدیث وفقہ کی روشنی میں	53
35	صلوٰۃ وصوم سے قبل ایمان واسلام کا تحقق لازم وضروری ہے	55
36	وہابی اور شب قدر	56
37	صدقہ فطر کی مقدار واجناس میں غیر مقلدانہ اجتہاد کا رد وابطال	56
38	درمختار کی حجیت ومقبولیت	57

39	عیدکارڈ کرسمس کارڈ کے نقل غیر مقلدانہ اجتہاد وقیاس	58
40	شرذمہ قلیلہ کی لحیہ طویلہ مکروہ ہے	60
41	وہابیہ کی یہود ونصاریٰ سے وفاداریاں	61
42	کلمات خاتمہ	62

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما   بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

☆لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ☆

﴿سبب تالیف وآغاز سخن﴾

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار ☆ اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

☆.................ہے ابتداء ہماری تری انتہاء کے بعد................☆

چند سالوں سے انگریز کے تیار کردہ اہلحدیث، غیر مقلدین وہابیہ ماہ رمضان میں خود ساختہ احکام ومسائل پر مشتمل میقات الصیام کیلنڈر شائع کر رہے ہیں جس میں مسلمانوں کو قرآن وحدیث کا نام لیکر قرآن وحدیث سے دور کرنے اور شدید غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے اور مغالطوں میں الجھانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور قرآن وحدیث کے مفاہیم ومطالب کو اپنے خود ساختہ افکار ونظریات کے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا گیا ہے جگہ جگہ لایعنی خلط مبحث کرتے ہوئے شرک وبدعت کا رونا رو کر بات بات پر ''حدیث سے ثابت نہیں'' سنت سے ثابت نہیں، روایت صحیح نہیں'' من گھڑت ہیں'' کی گردان کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔ دراصل یہ تقلید سے دوری اور اجتہاد وقیاس سے مستنبط احکام ومسائل سے لاتعلقی کا نتیجہ ہے حق یہ ہے کہ ائمہ مجتہدین کی تقلید اتباع وپیروی کے بغیر قرآن وحدیث سمجھنا گمراہی سے بچنا صراط مستقیم پر چلنا ناممکن ہے۔

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث وقرآں ☆ پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

ہم متلاشیان حق وانصاف کیلئے غیر مقلدین وہابیہ کے جملہ توھمات، شکوک وشبہات نظریات باطلہ، استدلالاتِ فاسدہ کا نمبروار قرار واقعی شفاف فیصلہ کن تحقیقی تجزیہ وعلمی محاسبہ پیش کر رہے ہیں تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو جائے اور عوام الناس غلط فہمیوں اور مغالطوں سے مامون ومحفوظ رہ سکیں۔

؎ یا الٰھی بحدہ توتوفیقم.....راہ بنما بسوئے تحقیقم

☆(فقیر رضوی سردار احمد رضا مشرف القادری غفرلہ میلسی)☆

☆تاثرات عالیہ☆

آبروئے اہل سنت پاسبان رضویت پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مصطفوی مدظلہ العالی

﴾امیر جماعت اہل سنت پاکستان کراچی﴿

...............................بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...............................

اس فقیر نے حضرت مولانا سردار احمد رضا مشرف القادری سلمہ کی تالیف ''نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ'' کو کہیں کہیں سے دیکھا یہ دراصل اہل حدیث غیر مقلدین کی جانب سے شائع کردہ کیلنڈر بنام ''میقات الصیام'' کے مندرجات کا علمی محاسبہ ہے جس میں مؤلف نے ثابت کیا ہے کہ غیر مقلدین اہل حدیث اور عمل بالحدیث کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے بلکہ ان کے اعمال سنت سے متصادم ہیں۔ مؤلف نے غیر مقلدین کی کتب سے ان کے باطل عقائد ونظریات بھی نقل کردیے ہیں تاکہ عوام الناس یہ جان جائیں کہ عمل بالحدیث کا نعرہ لگا کر لوگوں کو اپنے قریب بلانا دراصل عوام کو حدیث اور سنت سے دور کرنے کی سازش ہے، دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے بدعقیدہ جماعت کے چہرے سے نقاب ہٹا کر عقائد حقہ اہل سنت وجماعت کے تحفظ کی سعی فرمائی ہے۔ آمین

(سید شاہ تراب الحق قادری)

۲۷ر جمادی الاخری ۱۴۳۱ھ

.......۱۱ر جون ۲۰۱۰ء.......

☆ تاثرات عالیہ ☆

عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین جامع المعقول والمنقول

حضرت علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

﴿شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ﴾

حوالہ نمبر ______

تاریخ 12-06-2010

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

فاضل جلیل عزیز بکریم حضرت علامہ مولانا مفتی سردار احمد مشرف القادری فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور زید مجدہٗ نوجوان مذہبی سکالر، بہترین مدرس، حکیمانہ اسلوب رکھنے والے مبلغ، تجربہ کار مناظر، فصیح اللسان خطیب ومقرر ہونے کے ساتھ ساتھ بالغ نظر عمدہ مصنف بھی ہیں۔ مناظرانہ گرفت اور مذہبی تصلب آپ کو اپنے عظیم والد پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ بانی جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلسی سے ورثہ میں ملا ہے۔

پیش نظر کتاب ''نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ'' حضرت موصوف کی تازہ تصنیف ہے جس میں آپ نے وہابیہ کی طرف سے شائع کردہ کیلنڈر ''میقات الصیام'' کے مندرجات کاذبہ باطلہ کا بھرپور انداز میں محققانہ جواب دیا ہے اور خود وہابیہ کے اکابر کی اپنی تصنیفات سے ان کے گندے اور قرآن وحدیث کے مخالف چند عقائد ونظریات کی فہرست درج کر کے انہیں آئینہ بھی دکھایا ہے اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کے قلم میں اور زیادہ زور پیدا فرمائے اور ان کی دینی وملی خدمات وفتوحات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

حافظ محمد عبد الستار سعیدی

شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆پیش لفظ☆

از۔زینت مسند افتاء حضرت علامہ مفتی سید اکبر الحق شاہ قادری رضوی مدظلہ العالی

﴿بانی و مہتمم جامعہ نعمانیہ رضویہ کھوکھراپار ملیر کراچی﴾

☆ بسم الله الرحمن الرحیم الحمدلله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله الکریم واصحابه وائمة ملته اجمعین ☆

.....ارشاد باری تعالی ہے یاایھاالذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء ۵۹).....

ترجمہ۔اے ایمان والو ! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں، تفسیر کبیر وغیرہ میں اس کے تحت مذکور ہے کہ اصح قول یہ ہے کہ "اولی الامر" سے مراد علمائے حق ہیں کیونکہ حکمران و سلاطین بھی امور دینیہ میں ان کے تابع ہوتے ہیں، ملخصاً۔کثیر احادیث طیبہ و اقوال ائمہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اس پر شاہد ہیں کہ سلامتی ایمان کے لیے اور ایمان کے لیے ائمہ دین کی پیروی از حد ضروری ہے، جو ان سے علیحدہ ہوا جہنم اس کا مقدر ہوا، چودہ سو سال سے امت مسلمہ کا اس پر بلا نکیر اتفاق چلا آرہا ہے،

تاہم امت مسلمہ کے اندر انتشار و خلفشار پیدا کرنے کے لیے اہل اسلام کے روپ میں ایک گروہ پیدا ہوا جو وہابیہ کے نام سے مشہور ہوا اس نے اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات کو چھیڑنے کی ناکام کوششیں کیں ستون دین ائمہ کرام بلکہ حضور پاک ﷺ بلکہ اللہ تعالی کی ذات بابرکات کی شان میں گستاخیاں کی جس پر بروقت علمائے کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے امت کو اس فتنہ ملعونہ سے آگاہ کیا اور امت مسلمہ کے ایمان کا بھرپور طریقے سے تحفظ کیا،

لیکن وہ گروہ کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ماضی قریب میں مجدد دین و ملت امام المسلمین فی العرب والعجم الشیخ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکے فتنوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا خصوصاً برصغیر کے مسلمانوں کو ان کے عقائد غلیظہ سے متنبہ کیا جس کے سبب کروڑوں مسلمانوں کا ایمان نہ صرف محفوظ رہا بلکہ یہ مسلمان اپنے اکابرین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں، عصر حاضر میں یہ گروہ "اہل حدیث" کے نام سے جانا جاتا ہے (اگرچہ عمل عمداً احادیث طیبہ کے سراسر خلاف ہے۔)

اس گروہ نے حسب سابق امت مسلمہ کو ایک بار پھر گمراہ کرنے کی کوششیں شروع کردیں کہ امت مسلمہ کے خالص دینی معاملات "روزے کی نیت، دعائے افطار، طعام سحری، رکعات تراویح، عورتوں کے اعتکاف، صلوۃ التسبیح، مساجد میں چراغاں، شبینہ وغیرہ" معمولات دینیہ کو شرک و بدعت جیسے بدترین الزامات کا رنگ

دیگر بدترین ناپاک جسارت کا ارتکاب کیا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادات سے دور کرنا چاہا،
یقیناً قابل صد مبارک باد ہیں حضرت محترم فاضل جلیل علامہ مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری سلمہ الباری وزید مجدہ وعلمہ کہ جنہوں نے گرانقدر دلائل سے دندان شکن جوابات تحریر فرما کر دین اور امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا، دلائل وشواہد اس قدر جامع ومانع ہیں کہ چھوٹی سی عبارت بھی حوالہ سے خالی نہیں اور طریقہ استدلال ایسا کہ تصویر کے ہر دو رخ بالکل واضح اور صاف نظر آرہے ہیں،
پھر ترجیحی پہلو کو اختیار کر کے اپنا سچا پکا مسلک سنی حنفی بریلوی ہونا ثابت کر دیا، اور فی الواقع اس طرح کے قلم کار ہمارے یہاں اب چراغ لے کر ڈھونڈنے سے ہی ملتے ہیں، واضح رہے کہ ممدوح ومؤلف اس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جو میلسی کی پہچان کہے جاسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کے اس کار عظیم کو قبول فرمائے اور ان کے علم وعمل میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور انہیں ہر گام وہر مقام پر چار چاند عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

عبید الغوث والرضا

سید شاہ اکبر الحق قادری رضوی غفرلہ

..............۲۹ جمادی الاخری ۱۴۳۱ھ..............

..................۱۳ جون ۲۰۱۰ء..................

﴾وہابیہ کی احادیث تسمیہ وتحمید وتصلیہ سے لاعلمی و بے خبری﴿

معزز قارئین کرام! غیر مقلدین وہابیہ دعوی تو عمل بالحدیث کا کرتے ہیں لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ حدیث سمجھنا پھر اس پر عمل کرنا اصول حدیث جاننا ان کے بس کی بات نہیں یہی وجہ ہے کہ مرتب میقات الصیام نے متعدد احادیث اور اصول حدیث سے روگردانی کا ارتکاب کیا ہے جس کا نقد ثبوت ملاحظہ ہو" غیر مقلد میقات الصیام نے اپنے کیلنڈر کی ابتدا "شرک و بدعت" سے کر کے ابتداء بالتسمیۃ والتحمید والتصلیۃ کی متعدد احادیث سے لاعلمی و بے خبری اور جہالت کا ثبوت فراہم کر دیا اور اپنے نام نہاد اہل حدیث ہونے اور اپنے افکار و نظریات اور خود ساختہ احکام و مسائل کی اقطعیت و ابتریت ،اجذمیت وغیر ذی بالیت پر خود ہی مہر ثبت کر دی حالانکہ متعدد مستند و معتبر کتب حدیث و تفسیر میں متعدد احادیث تسمیہ وتحمید وتصلیہ جلیل القدر محدثین و مفسرین نے نقل فرمائی ہیں چند حوالہ جات ملاحظہ کریں اور غیر مقلدین وہابیہ کی گوشمالی کریں۔

(1) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع۔۔۔۔۔۔۔(رواہ الرھاوی)

(2) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع۔۔۔۔۔۔۔(رواہ السیوطی)

(3) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بذکر اللہ و ببسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع۔۔۔(رواہ العینی

(4) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم فھو ابتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔(رواہ الخطیب)

(5) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم فھو ابتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(رواہ القاری)

(6) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ ببسم اللہ فھو ابتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔(رواہ الآلوسی)

(7) کل امر لا یبدا فیہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم فلا یعنی ....(رواہ' الخطیب)

(8) کل کلام لا یبدا فیہ بحمداللہ فھواجذم ------..................------(رواہ' ابو داؤد)

(9) کل کلام لا یبدا فیہ بحمداللہ فھواجذم ------..................------(رواہ' النسائی)

(10) کل کلام لا یبدا فیہ بحمداللہ فھواجذم ------..................------(رواہ' البیھقی)

(11) کل کلام لا یبدا فیہ بحمداللہ فھواجذم ------..................------(رواہ' الدارقطنی)

(12) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بالحمدللہ فھوأقطع------..........------ (رواہ' ابن ماجہ)

(13) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بالحمدللہ فھوأقطع------..........------(رواہ' ابن حبان)

(14) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بالحمدللہ فھو اقطع------..........------(رواہ' ابوعوانہ)

(15) کل امر لا یفتح بذکر اللہ فھوا بتر------..........------(رواہ' احمد)

(16) کل کلام لا یبدأ فیہ بالصلوٰۃعلی فھوأ قطع ------..........------(رواہ' ابو موسلی)

(17) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بذکر اللہ ثم بالصلوٰۃ علی فھو اقطع ممحوق من کل

برکة ....(رواہ' الرھاوی)

(18) کل امرذی بال لایبدافیہ بحمداللہ وا لصلوٰۃ علی فھوا قطع أبترممحوق من کل برکة ....(رواہ'الدیلمی)

(19 من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکة تستغفر لہ مادا م اسمی فی الکتاب..................................(رواہ'البرھاوی)

(20) کل خطبة لیس فیھا تشھد فھی کالید الجذماء ....(رواہ'الترمذی)

☆ ترجمہ وخلاصہ حدیث نمبر 1 تا16، ہروہ ذی شان کام یا ہروہ کلام جس کا آغاز ابتداءوافتتاح تسمیہ وتحمید وتصلیہ سے نہ کیا جائے تو وہ نامکمل ونا تمام اور بے فائدہ و بے خیرو برکت ہوتا ہے۔

☆ ترجمہ حدیث نمبر 17,18، ہروہ ذی شان کام جس کی ابتداء ذکراللہ،حمداللہ پھر مجھ پر درود بھیج کرنہ کی جائے تو وہ نامکمل اور ہر خیروبرکت سے خالی ہوتا ہے۔

☆ ترجمہ حدیث نمبر 19، جس نے مجھ پر کتاب میں درود بھیجا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک میرانام اس کتاب میں ہوگا۔

☆ ترجمہ حدیث نمبر 20، ہروہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مثل ہے۔

﴿علامہ عینی قدس سرہ کی ایمان افروز تحقیق انیق﴾

قال الامام بدرالدین العینی رحمہ اللہ تعالی" ان الواجب علی مصنف کتاب او مؤلف رسالة ثلاثة اشیاء وھی البسملة والحمدلة والصلوٰۃ.........أماالبسملة والحمدلة فلان کتاب اللہ مفتوح بھما......... و اما الصلوٰۃ فلان ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرون بذکرہٖ تعالی ولقد قالوا فی قولہ تعالی(ورفعنالک ذکرک) معناہٗ ذکرت حیثما ذکرت و فی رسالة الشافعی رحمہ اللہ تعالی عن مجاھد فی تفسیر ھذہٖ الایة قال لاذکرا لاذکرت اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ ور سولہ وروی ذلک

مرفوعاعن رسول الله ﷺ الی جبریل علیه السلام الی رب العالمین قاله النووی فی (شرح مسلم)"۔

یعنی مصنف کتاب اور مولف رسالہ پر تین چیزیں واجب ہیں (۱) بسملہ (۲) حمدلہ (۳) صلوٰۃ، تسمیہ وتحمید اس لئے کہ ان سے قرآن عظیم کا آغاز کیا گیا ہے، صلوٰۃ (وسلام) اس لئے کہ ذکر سرکار اقدس ﷺ ذکر خدا تعالیٰ سے مقرون ہے اسی لئے مفسرین کرام فرمان خداوندی ''ورفعنا لک ذکرک'' کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں (اے حبیب ﷺ) جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا اور رسالہ شافعی میں ہے کہ حضرت امام

مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا میرا ذکر تیرے ذکر کے بغیر نہیں ہوگا، جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو وہ ان محمدا عبدہ ورسولہ بھی کہے گا، یہی معنی ''رفع ذکر'' مروی ہے سرکار اقدس ﷺ سے جبریل امین تک ان سے رب العالمین تک۔...(عمدۃ القاری ۱/۲۳)

﴿اہل سنت پر شرک و بدعت کا اتہام، اپنے ایمان واسلام سے بے خبری﴾

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے شرک و بدعت ایسے گناہ ہیں جن کی وجہ سے روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ (قرآن وحدیث)

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں بتایا جائے مذکورہ بالا ترجمہ قرآن عظیم کی کس آیت یا کس حدیث کا ہے؟۔ **دوسری بات یہ ہے** کہ تمہیں امت مصطفویہ سے عداوت ہے اور خود سرکار اقدس ﷺ کو اپنی امت سے محبت ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں امتی امة مرحومة تدخل قبورها بذنوبها و تخرج من قبورها لا ذنوب علیها تمحص عنها باستغفار المؤمنین (رواه السیوطی فی شرح الصدور) وفی روایة "امتی هذه امة مرحومة"

.......................(مشکوۃ ص ۴۶۰، ابوداؤد ۲/۲۳۲)

(بالفاظ متقاربہ ابن ماجہ ص ۳۱۷، سنن دارمی ۱/۴۲۱، تحفۃ الاحوذی ۶/۳۲۳)

بتایا جائے کہ اگر امت مصطفویہ میں شرک کرنے والے ہیں تو مرحومہ کا کیا معنی؟ کیا مشرک مرحوم ومغفور ہو

تا ہے؟ ہرگز نہیں جنہیں سرکار اقدس ﷺ مرحومہ فرما چکے تم انہیں مشرک قرار دے رہے ہو بلکہ تحقیق حق یہ ہے کہ سرکار اقدس ﷺ تو شرک اور اس کے خوف کی بھی نفی فرما چکے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں ''واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی'' (بخاری شریف ۲، مسلم شریف ۲/۲۵۰) (مسند احمد بن حنبل ۴/۱۵۳)

(بالفاظ متقاربہ مسلم ۲/۲۵۰، المعجم الکبیر ۱۷/۲۷۹، بیہقی ۴/۱۴، الآحاد والمثانی ۵/۴۵)

اب بھی اگر کوئی شرک کا فتویٰ لگاتا ہے تو وہ اپنی عادت سے مجبور ہے بلکہ اس سے سرکار اقدس ﷺ کے معجزہ کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صدیوں پہلے ایسے لوگوں کی خبر دی تھی، چنانچہ ایک صحیح حدیث ملاحظہ ہو۔

عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ان مما اتخوف علیکم رجل قرأ القرآن حتی اذا رویت بهجته علیه و کان رداء الاسلام اعتراه الی ماشاء اللہ انسلخ منه نبذه وراء ظهره وسعی علی جاره بالسیف ورماه بالشرک قال قلت یانبی اللہ ایهما اولی بالشرک المرمی او الرامی قال بل الرامی،(هذا اسناد جید) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہوگی پھر وہ اسلام کی چادر سے بالکل صاف نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کردے گا اور اسے شرک سے متہم و منسوب کردے گا (یعنی مشرک ٹھہرائے گا) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ شرک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ شرک کی تہمت لگایا ہوا یا شرک کی تہمت لگانے والا، آپ ﷺ نے فرمایا شرک کی تہمت لگانے والا شرک کا زیادہ حقدار ہے، یہ سند جید ہے،.................. (ابن کثیر ۲/۲۶۵)

تیسری بات یہ ہے کہ کیا گستاخی اور بے ادبی اور اہانت سرکار اقدس ﷺ سے روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال ضائع نہیں ہوسکتے؟ جبکہ گستاخان سرکار اقدس ﷺ قرون اولیٰ سے لیکر آج تک کسی

نہ کسی روپ اور کسی نہ کسی گروہ و جماعت کی شکل میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں اور اسلام کا نام لیکر قرآن و حدیث پڑھ کر مسجدیں اور مدارس بنا کر بھی حبیب رب قدوس ﷺ کی خداداد عظمت وجلالت شان میں توہین وتنقیص کرنے سے باز نہیں آتے۔

وہابیہ کے ایمان سوز باطل نظریات

☆اکابر غیر مقلدین وہابیہ کی کتب معتبرہ سے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں☆

(۱)محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتا ہے کہ سرور کائنات ﷺ کو پکارنا شفیع المذنبین سمجھنا، ختم پڑھنا، صورت مبارکہ اور قبر شریف کا تصور کرنا، حاجت روا، صاحب تصرف مختار جملہ صفات کو باذن اللہ تعالیٰ باعطا الٰہی ماننا بھی شرک ہے اور شرک بھی ابوجہل جیسا، ....

(کتاب التوحید عربی ص ۱۷۵)

(۲)اسی کی ترجمانی شہید لیلیٰ نجد، ذبیح تیغ خیار، مولوی اسماعیل قتیل دہلوی نے کی ہے،.:(تقویۃ الایمان ص ۱۶)

(۳)شافع محشر سے استغاثہ کرنا شیطانی فعل ہے اور شرک ہے، ....

(کشف الشبہات عربی ص ۵۷).

(۴)رسول معظم ﷺ کی تعظیم کرنا شرک ہے، ....

(الدر النضید ص ۳۶، ۵۱)

(۵)نماز میں رسول کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوبنے سے بدتر ہے، ....

(صراط مستقیم ص ۸۶)

(۶)ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے، ....

(تقویۃ الایمان ص ۲۲)

(۷) میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں،..

(تقویۃ الایمان ص ۸٦)

(۸) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں،..

(تقویۃ الایمان ص ۵۵)

(۹) اولیاء وانبیاء امام وامام زادہ پیر وشہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو انکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم انکے (چھوٹے) بھائی ہیں،..

(تقویۃ الایمان ص ۹۵)

(۱۰) جیسا کہ ہر قوم کا چودہری اور گاؤں کا زمیندار، سوان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے،

(تقویۃ الایمان ص ۹۰)

(۱۱) اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے جبرئیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے،..

(تقویۃ الایمان ص ۴۳)

(۱۲) نبی پاک ﷺ کا قبہ شرک والحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہے،

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۲۰۸، ۲۱۵)

(۱۳) رسول اللہ ﷺ کے روضہ کا قصد کر کے زیارت کرنا ناجائز اور شرک ہے،

(رسالہ سماع موتی ص ۱۱۹، الدر النضید ص ٦۰)

(۱۴) الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنے والا بدعتی اور گنہگار ہے،

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱۸ کتوبر ۱۹۱۵ء)

(۱۵) اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے،..

(بلغتہ الحیران ص ۱۵۷)

(۱۶) الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ،.............

(براھین قاطعہ ص ۲۷۲)

(۱۷) کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے،..

(فتاویٰ رشیدیہ ۱/۱۹)

(۱۸) یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں،..

(بلغتہ الحیران ص ۱۲)

(۱۹) شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (علم محیط زمین) نص سے زیادہ ثابت ہوئی کہ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے،............

(براہین قاطعہ ص ۵۱)

(۲۰) رسول اللہ ﷺ کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری مایفعل بی ولا بکم،..........................

(براہین قاطعہ ص ۵۱)

(۲۱) دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے،..

(حفظ الایمان ص ۸)

(۲۲) لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے،......................

(فتاویٰ رشیدیہ ۲/۹)

(۲۳) قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے، ملخصاً (تحذیر الناس

ص ۳)

(۲۴)اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے

(تحذیر الناس ص ۲۸)

(۲۵)ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر دو عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔.....................

(الشہاب الثاقب ص ۴۷)

(۲۶)رسول اللہ ﷺ کی قبر بت ہے۔.........................

(الدر المنضید ص ۱۶، ۱۷، ۶۰، تحفہ وہابیہ ص ۱۷، ۱۹)

○وغیر ذلک من الخرافات والھفوات والھذلیات والاھانات○

معزز قارئین کرام! ان عقائد ونظرت میں خداداد عظمت وشان رسالت کو گھٹانے اور بارگاہ سرکار اقدس ﷺ میں توہین وتنقیص وتحقیر کی انتہائی ناپاک جسارت کی گئی ہے اور یہی عقائد ونظریات باطلہ بیش بہا آیت قرآنیہ، احادیث صحیحہ، نصوص قطعیہ سے معارض ومتصادم ہیں، یہی وجہ ہے کہ جلیل القدر علمائے مکہ ومدینہ مفتیان عرب وعجم نے حاملان عقائد باطلہ ونظریات فاسدہ کو گمراہ بددین کافر ومرتد دائرہ ایمان واسلام سے خارج قرار دیا ہے، تفصیل کیلئے مجدد اعظم امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف حسام الحرمین کا مطالعہ کریں، لیکن جو بدستور انہی عقائد باطلہ ونظریات فاسدہ پر قائم ودائم ہیں اب بھی نماز روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال مقبول ہونے کی تمنا اور آس لگائے بیٹھے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ

﴿غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک تقلید شرک ہے﴾

☆غیر مقلدین کے عظیم محقق مولوی محمد ابوالحسن صاف لکھتے ہیں ''اس بات میں کچھ بھی شک نہیں کہ

تقلید خواہ آئمہ اربعہ میں سے کسی کی ہو خواہ ان کے سوا کسی اور کی شرک ہے"۔.......................

(الظفر المبین ص ۲۰)

☆ غیر مقلدین کے پیشوا مولوی محمد جونا گڑھی نے نمایاں سرخی قائم کی ہے، تقلید شرک ہے،.. (سراج محمدی ص ۱۲)

☆ بلا شبہ ان حضرات نے تقلید کو شرک وکفر اور مقلدین کو کافر و مشرک کہہ کر لاکھوں کروڑوں علماء (مفسرین ومحدثین) اولیاء وصلحاء اصفیاء بلکہ صحیح العقیدہ امت مرحومہ محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ کے دس حصوں سے نو کو علی الاعلان کافر و مشرک ٹھہرا دیا، ملخصا۔...

(فتاوی رضویہ ۶/۷۰۹)

☆ گویا اپنے طائفہ تالفہ کے سوا تمام عالم کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں،..............................

(ردالمحتار ۳/۳۳۹)

☆ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں "ایما امری قال لا خیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ"۔..........................

(مسلم ۱/۵۷ بالفاظ متقاربہ بخاری ۲/۸۹۳، ۹۰۱)

یعنی جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا، طرفہ یہ کہ غیر مقلدین وہابیہ رجعت کفر کے باوجود بھی نماز روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال کے مقبول ہونے کی تمنا اور آس لگائے بیٹھے ہیں۔

پانچویں یہ کہ غیر مقلدین وہابیہ نے ختم قرآن کی تقریبات مسجدوں میں چراغاں اور شیرینے اور ختم فاتحہ کو بدعت سمجھ رکھا ہے یہ انکی خام خیالی ہے، حقیقت یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت سے باہر نکلنے والے اہل الاھواء بدترین بدعتی اور بدمذہب ہیں، مفتی اجل علامہ سید احمد مصری علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں

الفرقہ الناجیہ المسماۃ با ھل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاھب اربعۃ

وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون رحمهم الله تعالی و من کان خارجاً عن هذه

الاربعة في هذاالزمان فهو من اهل البدعة والنار، ملخصاً، ...(حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار ۴/۱۵۳)

یعنی فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اب چار مذاہب میں مجتمع ہے، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی، اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے اس زمانے میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی وجہنمی ہے"۔

وہابیہ کی ترجمہ حدیث میں کھینچا تانی

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے افطاری میں جلدی کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں (بخاری ومسلم)

غروب آفتاب کے بعد افطاری میں تاخیر کرتے رہنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے (ابوداؤد)

پہلی بات تو یہ ہے کہ غیر مقلدین نے ابوداؤد کی روایت کے ترجمہ میں ردوبدل اور کمی بیشی اور کھینچا تانی سے کام لیا ہے (ابوداؤد ۱/۳۲۱) کی اصل روایت یہ ہے "لايزال الدين ظاهرا ماعجل الناس الفطر لان اليهود والنصارى يوخرون" اس میں کہیں بھی غروب آفتاب کے بعد افطاری میں تاخیر کرنے کا ذکر نہیں ہے، **دوسری بات یہ کہ** خود غیر مقلدین وہابیہ کا طرز عمل اس حدیث کے خلاف ہے، غیر مقلدین غروب آفتاب سے پہلے ہی افطار کر لیتے ہیں بفضلہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت کا طرز عمل حدیث شریف کے عین مطابق ہے کہ جب آفتاب بتمام وکمال ڈوبنے کا یقین ہو جائے تو فوراً روزہ کی افطار سنت ہے اتنی جلدی بھی نہ کی جائے کہ غروب آفتاب مشکوک ہو حرام ومفسد صوم ہے، اور اتنی تاخیر بھی مکروہ ہے کہ رافضیوں یا یہود ونصاریٰ سے مشابہت ہو جائے، جو سراسر خلاف سنت ہے۔ اور احادیث کریمہ کا مطلب بھی یہی ہے وہ نہیں جو غیر مقلدین نے سمجھا ہے۔

وہابیہ کے طرز حیات ومقصد حیات کا اسلام وسنت سے تصادم

مرتب میقام الصیام لکھتا ہے

"اہل حدیث کا مقصد حیات لا اله الا الله، اہل حدیث کا طرز حیات محمد رسول الله"

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ محض خام خیالی نعرہ بازی کی حد تک ہے، وگرنہ غیر مقلدین وہابیہ کے مقاصد وطرز حیات اسلام وسنت سے معارض ومتصادم ہیں بطور نمونہ چند ملاحظہ ہوں جن کی توقع کسی مومن مسلمان سے نہیں کی جاسکتی۔

(۱) وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں سب مشرک ہیں، (ردالمحتار ۳/۳۳۹)

(۲) بابائے وہابیہ سرکار اقدس ﷺ کے بارے میں لکھتا ہے "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان ص ۶۰)

(۳) سرخیل وہابیہ ابن تیمیہ (اوراس کے اتباع ابن قیم وغیرہ) نے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے سفر کرنا معصیت اور حرام لکھا، ....

(فتاوی ابن تیمیہ ۲۷/۲۱۵، ۲۲۰، ۲۲۱)

(۴) مقتدائے وہابیہ شیخ نجدی کہتا ہے "میں اگر قدرت پاؤں تو روضہ رسول ﷺ کو توڑ دوں"

(فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبدالوہاب)

(۵) شیخ نجدی نے شہداء اور صحابہ کرام (رضی اللہ تعالی عنھم) کے مزارات توڑے، ....

(حوالہ مذکورہ بالا).

(۶) وہابیہ کے نزدیک رام چندر لچھمن، کرشن، زرتشت، کنفیوس، بدھ، سقراط، فیثا غورس، نبی ہیں غیر مقلدین وہابی مولوی وحید الزمان لکھتا ہے ہم انکی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے یہ انبیاء صلحا تھے، ....

(ہدیۃ المہدی ص ۸۵)

(۷) وہابیہ کے نزدیک نماز میں رسول کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوبنے سے بدتر ہے،

(صراط مستقیم ص ۸۶)

(۸) رسول معظم کی تعظیم کرنا شرک ہے، ....

(الدر النضید از قاضی شوکانی ص ۳۶)

(۹) شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ طلب کرنا شیطانی فعل ہے اور شرک ہے،.......
(کشف الشبہات عربی ص ۵۷)

(۱۰) سرخیل وہابیہ ابن تیمیہ کہتے ہیں ''حضرت علی نے تین سو سے زائد مسئلوں میں غلطی کی ہے''
(فتاویٰ حدیثیہ ص ۸۷)

(۱۱) وہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام کے اقوال حجت نہیں،..................................
(ہدیۃ المہدی ص ۱۱۱)

(۱۲) وہابیہ کے مستند عالم عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ناقل ہیں ''مولوی اسماعیل قتیل نے تقویۃ الایمان لکھنے کے بعد کہا اس میں بعض جگہ تیز لفظ آ گئے ہیں بعض جگہ تشدد بھی، اشاعت سے شورش ضرور ہوگی، مگر لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے'' ملخصاً،..................................
(اکمل البیان ص ۱۴)

(۱۳) غیر مقلد وہابی مولوی وحید الزمان لکھتا ہے ہمارے بعض متاخرین ''اسماعیل دہلوی، محمد بن عبدالوہاب نجدی نے شرک کے معاملہ میں بہت تشدد کیا ہے، اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے مکروہ وحرام امور کو بھی شرک قرار دے دیا وہ دین میں سخت غالی اور تشدد کرنے والی تھے،.................
(ہدیۃ المہدی ۲۶)

(۱۴) وہابیہ کے مستند عالم میر ابراہیم سیالکوٹی لکھتے ہیں ''جماعت اہل حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض اور پرانے کانگریسی ہیں، مسلمانوں میں خصوصاً اہل حدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں،.............
(احیاء المیت ص ۳۶)

(۱۵) غیر مقلدین مولوی ثناء اللہ امرتسری کا صریح جھوٹ ''سینے پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری و مسلم اور انکی شروح میں بکثرت ہیں''..................................
(فتاویٰ ثنائیہ ۱/۴۴۳)

(۱۶)غیر مقلد مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کا صریح جھوٹ" امام بخاری نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے"المسح علی الجوربین"..(خطبات یزدانی ۱/۳۴۴)

(۱۷)غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری نے محدث وہابیہ عبداللہ روپڑی کی عبارت نقل کی" اللہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے"...

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ص۱۰)

دوسری بات یہ ھے کہ

﴿انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنایا﴾

(۱)غیر مقلد مولوی داؤد غزنوی کے متعلق لکھا ہے" اصلاوہ اس وہابی تحریک کی گمشدہ تصویروں میں سے ایک تھے" (داؤد غزنوی ص ۶۴)

(۲)غیر مقلد مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی لکھتے ہیں" وہابیو تمہیں وہابی ہونا مبارک ہو"(خطبات یزدانی ۲/۸۷)

(۳)وہابی مذہب کو ہندوستان میں جاری کرنے والا شاہ اسماعیل تھا،.......................

(سیرت ثنائی ص ۱۶۲)

(۴)انیسویں صدی کے ابتداء میں ہندوستان میں وہابیت کی تحریک جاری ہوئی تھی آج تک ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دراصل وہابی ہیں مگر انہیں اور نام لیکر پکارا جاتا ہے،مثال کے طور پر اہل حدیث۔ (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۲۶۱)

(۵)وہابی خالص اسلام کی حفاظت اور شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر ہیں۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۱ جون ۱۹۷۶)

(۶)یہاں تک کہ غیر مقلد شیخ الحدیث اسماعیل سلفی کہہ بیٹھا" آنحضرت فداہ ابی و امی ﷺ سخت قسم کے وہابی تھے،...

(تحریک آزادی فکر ص ۲۹۵) (فتاوی سلفیہ ص ۱۲۶)

(۷) غیر مقلدین کے مفسر و محدث نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنے رسالہ کا نام ''ترجمان وہابیہ'' رکھا۔

(۸) غیر مقلد مولوی اسماعیل غزنوی نے سلمان بن سحمان نجدی کی کتاب الهدیة السنیة کے اردو ترجمہ کا نام تحفہ وہابیہ رکھا۔ (مطبوعہ برقی پریس امرتسر)

(۹) غیر مقلد مولوی محمد حسین بٹالوی کی وفاداریوں اور کوششوں کی وجہ سے انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنا دیا (اشاعۃ السنۃ لاہور جلد ۱۱ بحوالہ مقدمہ حیات سید احمد شہید ص ۳۶) (ترجمان وہابیہ ص ۶۲، سیرت ثنائی ۳۷۲) (اہل حدیث کا مذہب ص ۱۱۱) (مقالات سر سید حصہ نہم ص ۲۱۱) ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہو گیا کہ وہابیہ کا اصلی حقیقی نام وہابی ہے لیکن آجکل اس نام کو شیعہ کی طرح تقیہ بازی کرتے ہوئے چھپاتے ہیں اور انگریز کا عطا کردہ نام اہل حدیث لکھنا لکھوانا بہت پسند کرتے ہیں، غیر مقلدین وہابیہ جواب دیں جب آپ بزعم خود قدیمی اور عہد رسالت وعہد صحابہ کرام سے اہل حدیث تھے تو پھر گورنمنٹ انگلشیہ سے اہل حدیث نام کیوں منظور کرایا؟۔

تیسری بات یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک ادلہ شرعیہ صرف قرآن وحدیث ہیں صرف قرآن عظیم سے یا صحیح صریح مرفوع متصل غیر مضطرب غیر شاذ حدیث سے مکمل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دکھائیں کہ سرکار اقدس ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ کلمہ سکھایا ہو اور امت کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا ہو ؟ یا پھر اس کے غلط ہونے کا اعلان کریں اور اسے اپنا مقصد حیات اور طرز حیات نہ بنائیں۔

﴿نیتِ صوم میں وہابیہ کی بدنیتی﴾

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں لیکن روزہ کی نیت کے الفاظ ''وبصوم غد نویت من شهر رمضان'' کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

معزز قارئین کرام! سب سے **پہلی بات تو یہ ہے** کہ غیر مقلدین وہابیہ تقلید نہ کرنے کی وجہ سے جگہ جگہ ٹھوکریں کھاتے ہیں کیونکہ راہ کیلئے راہنما چاہیے پڑھنے کیلئے پڑھانے والا چاہیے سمجھنے کیلئے سمجھانے والا چاہیے، وگرنہ گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے، غیر مقلدین حضرات ہمیں صرف قرآن عظیم یا صحیح، صریح، مرفوع، متصل غیر مضطرب، غیر شاذ حدیث سے یہ بتادیں کہ ''نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں'' اور ان کتب احادیث کے نام مع اسماء مرتبین کرام بتائیں جس میں روزہ کی نیت کے مذکورہ الفاظ تلاش کئے ہیں، کیا تمہیں بتام وکمال ذخیرہ حدیث متحضر ہے؟ غیر مقلدین وہابیہ کے بہت سے ایسے امور ہیں جو حدیث سے ثابت نہیں مثلاً غیر مقلدین کے مذکورہ بالا جملہ عقائد و نظریات، مقاصد و طرز حیات اقوال و اعمال جن کا ظہور و صدور اکابر غیر مقلدین وہابیہ سے ہوا کیا وہ سب کے سب حدیث سے ثابت ہیں؟ ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ بدعات وہابیہ پر مدلل و محقق جامع گفتگو کرتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم زبان سے نیت کرنا فرض یا واجب قرار نہیں دیتے اور نہ ہی اس کیلئے دلیل قطعی کی ضرورت ہے کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ مستحب یا مستحسن ہوگی،

(۱) علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **التلفظ بها مستحب هو المختار وقيل سنة يعني احبه السلف او سنة علمائنا**، یعنی زبان کے ساتھ نیت کرنا مستحب ہے مختار قول یہی ہے بعض نے سنت کہا یعنی اسے اسلاف پسند کرتے تھے یا ہمارے علماء کا طریقہ ہے،.............................

(درمختار ۱/۶۷)

(۲) علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **ويحسن ذلك لاجتماع عزيمته،** یعنی زبان سے نیت کرنا مستحسن ہے تا کہ اس کا عزم قلبی مجتمع ہو جائے،.........................

(ہدایہ شریف ۱/۹۶)

(۳) ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **''فالا كثرون على ان الجمع بينهما مستحب ليسهل تعقل معنى النية واستحضارها......وقد يقال نسلم انها بدعة لكنها**

مستحسنة استحبها المشائخ لا ستعانة علی استحضا رالنیة لمن احتاج الیها"
یعنی اکثر علماء اس پر ہیں کہ دونوں (قلبی اور لسانی) کو مجتمع کرنا مستحب ہے تاکہ نیت کا معنی سمجھنا اور اسے یاد رکھنا آسان ہوجائے اور اسے بدعت بھی کہا گیا ہے لیکن حسنہ ہے، مشائخ نے نیت کے یاد رکھنے کی معاونت کیلئے (نیت لسانی) کو ضرورتمند کے لئے مستحب قرار دیا'..

(مرقات ۱/۴۰، ۴۱)

مزید فرماتے ہیں النیة باللسان من البدعة الحسنة، یعنی زبان سے نیت کرنا بدعت حسنہ ہے،..

(مرقات ۴/۲۵۸)

اور بدعت حسنہ مستحب ہی ہے، امام ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان البدعة الحسنة متفق علی ندبھا، یعنی بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب متفق ہیں،........

(روح البیان ۹/۵۶، انسان العیون ۱/۸۴)

(۴) علامہ سدید الدین محمد بن محمد الکاشغری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں والمستحب ان ینوی بقلبہ ویتکلم باللسان، ھذا ھو المختار، اور اپنے دل سے نیت کرنا اور زبان سے بولنا مستحب ہے (منیة المصلی ص ۲۳۱) (۵) وقایہ (۶) مختصر وقایہ (۷) جوہرہ نیرہ (۸) غرر الاحکام (۹) درر الحکام (۱۰) غنیة ذوی الاحکام (۱۱) حاشیہ درر لابی سعید خادمی (۱۲) محیط (۱۳) البحر الرائق (۱۴) طحطاوی (۱۵) ردالمحتار (۱۶) غنیة شرح منیہ (۱۷) اشعة اللمعات، میں بھی زبان کیساتھ نیت کرنا مستحب، افضل، بدعت حسنہ مستحسن قرار دیا ہے بخوف طوالت صرف حوالہ جات پر اکتفا کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ زبان سے نیت کرنے کیلئے کسی لغت وزبان اور خاص لفظوں کی ضرورت نہیں آدمی جس زبان کو سمجھتا ہے جو بولی بولتا ہے اسی میں نیت کرلینا مستحب ومستحسن ہے لیکن عربی زبان میں افضل ہے، یہی وجہ ہے کہ علماء وفقہا کرام نے متعدد نیات ذکر کی ہیں۔ اگر رات کو روزہ رمضان کی نیت کریں تو یوں کہیں نویت ان اصوم غداللہ تعالی من فرض رمضان، اگر دن میں کریں تو یوں کہیں نویت ان اصوم ھذا الیوم للہ

تعالی من فرض رمضان ، (ردالمحتار۳/۳۴۲) علامہ ابوبکر بن علی حداد علیہ الرحمہ نے رات کی نیت میں ھذا کا اضافہ کیا اور دن کی نیت اسی طرح ہے،

(الجوہرۃ النیرۃ ص۱۷۵)

ان کے علاوہ "اللھم بالصوم لك غداً نویت اور وبصوم غد نویت من شھر رمضان اور نویت بصوم غد من شھر رمضان " بھی مسلمانوں میں مقبول ومعروف ہیں، ماراہ المومنون حسنافھو عنداللہ حسن، یعنی جس امر کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے،

(مسند احمد بن حنبل ۱/۳۷۹، مرقات ۱/۲۱۷، مؤطا امام محمد ص۱۴۴)

اورحدیث مرفوع میں ہے 'لا تجتمع امتی علی الضلالة' یعنی امت مصطفویہ گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی،،

(المستدرک للحاکم ۱/۱۱۴، الدرر المنتشرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ ص۱۹۰)

(بالفاظ متقاربہ ابن ماجہ ص۲۸۳، المعجم الکبیر ۱۲/۴۴۷، سنن دارمی ۱/۴۲

مشکوٰۃ ص۳۰، مرقات ۱/۲۱۷، حلیۃ الاولیاء ۳/۳۷، مسند الفردوس

۵/۲۵۸، فیض القدیر ۲/۲۷۱، تحفۃ الاحوذی ۶/۳۲۳)

یادرہے کہ حدیث شریف" ماراہ المومنون حسنا" سے اکابر وہابیہ بھی استدلال کرتے چلے آئے ہیں ملاحظہ ہو،..

(فتاویٰ اہل حدیث ۲/۱۰۳)

یادرہے کہ علماء، فقہا، مفسرین ومحدثین، اجلہ اکابرین کی عبارات سے غیر مقلدین وہابیہ اپنی پھنسی میں خود استدلال کر لیتے ہیں اور اگر ہم کریں تو منحرف ہو جاتے ہیں یہ من مانی سراسر غلط ہے، حالانکہ جلیل القدر فقہاء نے صراحت کی ہے کہ "یتمسك با فعال اھل الدین" كذافي جواھر الفتاوى 'یعنی اہل دین کے افعال سے تمسک کیا جاسکتا ہے، ایسا ہی جواہر الفتاوی میں ہے،......................

(فتاوی ہندیہ ۵/۳۵۱)

ایسا کیوں نہ ہو خود رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعو

االرسول و اولی الامر منکم،..............................(النساء ع ع)

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں اصح اقوال میں اس لئے کہ بادشاہوں پر عالموں کی فرمانبرداری واجب ہےاور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں،.................................

(تفسیر کبیرا/۲۷۴)

ونص علیه العلامة الزرقانی فی شرح المواهب وغیره فی غیره ایضًا۔

﴿ادعیہ افطار پر اعتراضات کا تحقیقی تعاقب﴾

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے دعائے افطار" اللهم لك صمت و علی رزقك افطرت" اور"ذهب الظما و ابتلت العروق و ثبت الاجران شاء الله"(ہے) "و بك أمنت و علیك توكلت" کے الفاظ من گھڑت (بدعت) ہیں (ابوداؤد)

پہلی بات یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے طائفہ تالفہ کے سوا سب کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں اور اپنی اختراعات و معمولات باطلہ کو مستور و محجوب کرتے ہوئے جلیل القدر علماء وفقہاء جمہور اہل اسلام کے معمولات مستحبہ و مستحسنہ کو بدعت و خلاف سنت قرار دیتے ہیں، ہم انہیں بے حجاب و نقاب کر کے ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔

﴿انوکھے نرالے معمولات وہابیہ﴾

غیر مقلدین وہابیہ میقات الصیام کا کیلنڈر چھاپنے اور اس میں کلمات مخففہ، ج، ؒ، ؓ، ؒ، ؓ، لکھنے، ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے، ایک مجلس میں تین طلاقیں ایک شمار کرنے، غروب آفتاب سے قبل اذان دینے اور روزہ افطار کرنے، ریڈیو ٹیلی ویژن کے اعلان پر روزہ رکھنے اور عید منانے، چوتھے دن قربانی کرنے، محمدی سلفی کہلانے، مختلف عنوانات کے اشتہارات چھاپ کر رنگا رنگ چراغاں کر کے جلسے کرنے، اور غیر مقلد وہابی سے اہل حدیث بننے، نماز ننگے سر پڑھنے، ٹانگیں چوڑی کرنے، رفع یدین کندھوں تک کرنے، تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے، دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھ کر سینے پر باندھنے، امام کے پیچھے قرأۃ کرنے، جہراً آمین کہنے، وتر ایک پڑھنے، آخری قاعدہ میں تورک کرنے، قنوت نازلہ پڑھنے، تراویح

آٹھ رکعات پڑھنے، دوران نماز ہاتھ میں قرآن اٹھانے، لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے، چلنے والی گاڑی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے، غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر اور اپنے مذکورہ بالا عقائد و نظریات، مقاصد و طرز حیات، اختراعات و مصنوعات کا ثبوت صرف اور صرف قرآن عظیم یا صحیح صریح، مرفوع، متصل، غیر مضطرب اور غیر شاذ حدیث سے پیش کریں، قارئین کرام! ان مسائل میں غیر مقلدین وہابیہ کی من مانیوں کی انتہاء ہے اور سرکار اقدس ﷺ کے فرمان "صلو ا کما رایتمونی اصلی"

(بخاری ۱/۸۸) سے علی الاعلان بغاوت ہے، طرفہ یہ کہ ان حضرات کے مستند اور معتبر ترین اکابر علماء کے مذکورہ کئی مسائل میں معرکتہ الآراء متضاد اقوال ہیں، یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ آج تک دلائل صحیحہ قویہ سے اپنی نماز کا درست ہونا ثابت نہ کر سکے، ایسا کیوں نہ ہو کہ جن کا اسلام صحیح نہیں انکی نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ اگرچہ "وبك امنت وعليك توكلت" کی ترتیب معروف اصل نہیں لیکن غلط بھی نہیں معناً صحیح ہیں، ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فزيادة "وبك امنت" لا اصل لها و ان كان معنا ها صحيحاً و كذاز يادة" وعليك توكلت "(مرقات ۴/ ۲۵۸) اور علامہ علاؤالدین علی المتقی علیہ الرحمہ نے "وعليك توكلت" بھی روایت کیا ہے (کنز العمال ۸/ ۵۰۹) چونکہ یہ دعا فرض یا واجب تو ہے نہیں اور نہ ہی اس دعا پر دوام ثابت تو مستحب ضرور ہوگی اور دعائیہ کلمات میں زیادتی جائز ہے جیسے درود ابراہیمی میں لفظ محمد سے پہلے سیدنا بڑھا دیتے ہیں، کل ذکر دعاء وكل دعاء ذكر، ....

(مرقات ۵/ ۱۳۵)

غرضیکہ الفاظ جتنے زیادہ ہونگے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے دعا یوں بیان فرمائی "اللهم انی لك صمت وبك امنت وعليك توكلت وعلى رزقك افطرت"۔۔

(فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۰۰)

تیسری بات یہ ہے کہ دعائے افطار صرف یہ دو ہی نہیں جلیل القدر ائمہ محدثین نے کتب احادیث

میں مندرجہ ذیل دعائیں نقل فرمائی ہیں ،غیر مقلدین وہابیہ ان سے کیوں چشم پوشی کرتے ہیں،

(۱)الحمد لله الذى اعاننى فصمت ورزقنى فافطرت،.............

(شعب الایمان ۳/۴۰۶)

(۲)اللهم لك صمنا و على رزقك افطرنا فتقبل منا انك انت السميع العليم،

(عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

(۳)بسم الله والحمد لله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت وعليك توكلت سبحنك وبحمدك تقبل منى انك انت السميع العليم،............(کنز العمال ۸/۵۰۹)

(۴)بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت،..............

(مجمع الزوائد ۸/۱۵۶)

(۵) روى ابن ماجة ان للصائم عند فطره دعوة لا ترد وورد انه عليه الصلوة والسلام كان

يقول يا واسع الفضل اغفرلي و انه كان يقول الحمد لله الذى اعاننى فصمت ورزقنى فافطرت،...................................

(مرقات ۴/ ۲۵۸)

(۶)اللهم انى اسئلك برحمتك التى وسعت كل شئ ان تغفرلى،........

(ابن ماجہ ص ۱۲۵)

فقہ حدیث وہابیہ کے بس کی بات نہیں

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے"شک کا روزہ جائز نہیں"(بخاری ومسلم)

قارئین کرام! ہم نے ابتداء میں ہی کہہ دیا تھا کہ حدیث اور اصول حدیث سمجھنا وہابیہ کے بس کی بات نہیں ،فقہ حدیث واصول حدیث کا ملکہ فقہاء کرام ہی کے پاس ہے،مسئلہ یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو تو ۲۹ شعبان کے بعد کا دن بالاتفاق یوم الشک ہے اور بہ نیت رمضان اس کا روزہ رکھنا ممنوع ہے،ہاں نفلی روزہ

رکھا جاسکتا ہے اس کے علاوہ مکروہ ہے، علامہ حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "لا یصام یوم الشک ھو یوم الثلاثین من شعبان و ان لم یکن علة الا تطوعا و یکرہ غیرہ

.... (درمختار ۱/ ۱۴۷)

اور یوم شک کے روزہ میں یہ پکا ارادہ کرلے کہ یہ روزہ نفل ہے تردد نہ رہے اور اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اسے روزہ رکھنا افضل ہے یوں ہی اگر چند روزہ پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یوم الشک میں کراہت نہیں، اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں خواص سے مراد یہاں علماء ہی نہیں بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یوم الشک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں، اور عوام کیلئے یہ حکم ہے کہ ضحوٰی کبریٰ تک روزہ کی مثل رہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزہ کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں، ملخصا۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار ۳/ ۴۰۰، ۴۰۳)

وہابیہ کی مفہوم حدیث میں من مانی

غیر مقلد مرتب لکھتا ہے کہ شعبان کے اختتام پر استقبال رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے (مشکوٰۃ)

غیر مقلدین وہابیہ کو عمل بالحدیث کا دعوی یاد نہ رہا زور درازوری یہ مفہوم تراشا گیا ہے اگر مشکوٰۃ شریف سے صاف صاف وہ متن حدیث کیوں نہیں لکھا جس کا یہ ترجمہ بنتا ہو، اصل بات یہ ہے کہ استقبال تعظیم و تکریم کیلئے ہوتا ہے اور وہ سرکار اقدس ﷺ سے ثابت ہے، پوچھا گیا کہ افضل روزے کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا صیام شعبان تعظیما لرمضان، یعنی شعبان کے روزے جو رمضان شریف کی تعظیم و تکریم کیلئے ہوتے ہیں،

(مصنف ابن ابی شیبہ ۳/ ۱۰۳)

طعام سحری کی روایت کا خودساختہ مفہوم

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے کہ سحری ضرور کھاؤ کیونکہ سحری کھائے بغیر روزہ رکھنا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے

(مشکوٰۃ)

لگتا ہے وہابی مرتب میقات الصیام حواس باختہ ہو چکا ہے، اور سحری کھانا فرض یا واجب سمجھ بیٹھا ہے اور یہ سمجھ بیٹھا کہ مسلمانان اہلسنت ہمیشہ بغیر سحری کے روزہ رکھتے ہیں، تب ہی تو لکھتا ہے ''ضرور کھاؤ'' ورنہ متن حدیث میں ایسا کوئی لفظ نہیں جس کا ترجمہ ضرور کھاؤ بنتا ہو، حقیقت یہ ہے کہ حکم استحبابی ہے اور سحری کھانا مستحب ہے،

ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امر ندب،..............

(مرقات ۴/۲۵۱)

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر کسی نے کسی وجہ سے سحری نہ کھائی تو اس کا روزہ ہی نہ ہوگا، اور آدمی یہود و نصاری کا متبع اور پیروکار بن جائے گا، لیکن ہمیشہ سحری چھوڑنے کی عادت بھی نہ بنائی جائے، باقی حدیث شریف میں یہود و نصاری کا ذکر کرنا تبیین فرق و مخالفت کیلئے ہے اور مسلمانوں کیلئے صبح تک کھانے پینے کی اباحت کا اعلان و اظہار کرنے کیلئے ہے، جو ابتدائے اسلام میں حرام تھا،...

(مرقات ۴/۲۵۱)

آٹھ تراویح کے بے ربط حوالہ جات واستدلالات کا تحقیقی تجزیہ

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے ''قیام رمضان (تراویح) 20 رکعت سنت سے ثابت نہیں، آنحضرتؐ سے زیادہ سے زیادہ مع وتر گیارہ (۱۱) یا تیرہ (۱۳) رکعت ثابت ہیں، حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم الداریؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں (۱۱) رکعت (تراویح) پڑھایا کریں (مشکوٰۃ و موطا امام مالک) یاد رہے کہ اس صحیح ترین روایت کے مقابلے میں ایک بھی صحیح روایت ایسی نہیں جس میں سیدنا عمرؓ یا سیدنا علیؓ سے بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم ملتا ہو''۔

سب سے پہلی بات یہ کہ غیر مقلدین وہابیہ نے اس روایت کو ''صحیح ترین روایت'' قرار دیا ہے غیر مقلدین پر لازم ہے کہ وہ صرف اور صرف قرآن عظیم یا صحیح صریح، مرفوع، متصل، غیر مضطرب، غیر شاذ، غیر مجروح حدیث سے ''اصول حدیث اور اقسام حدیث'' مرفوع، موقوف، مقطوع، متصل

،معلق،مرسل،معضل،مضطرب،مدرج،شاذ،منکر ،معلل،صحیح لذاتہ ،صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ،حسن لغیرہ ،ضعیف،متروک،موضوع،غریب،عزیز،مشہور،متواتر وغیرہ کا ثبوت دیں،کیونکہ وہابیہ کے نزدیک ادلہ شرعیہ صرف قرآن وحدیث ہی ہیں،اور یاد رہے کہ حدیث ایسی کتب احادیث سے پیش کریں جن کے جامعین ومرتبین ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرتے ہوں،کیونکہ ہم شروع میں دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ تقلید غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک شرک ہے،لہٰذا اس ضابطہ باطلہ سے سب کے سب جامعین و مرتبین کتب صحاح ستہ وغیر صحاح ستہ مشرک ٹھہریں گے،کیونکہ سب کے سب جامعین و مرتبین کتب احادیث ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کے مقلد ہیں،پھر کس منہ سے انکی کتب احادیث کو لائق احتجاج سمجھ کر ہاتھ لگاتے ہو........؟

جملہ محدثین، جامعین ومرتبین کتب احادیث مقلد ہیں

بخوف طوالت انتہائی مختصر حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(امام بخاری علیہ الرحمہ شافعی ہیں) **ارشاد الساری ۱/۳۶،طبقات الشافعیة الکبریٰ**،**تذکرۃ الحفاظ** ، **ابجد العلوم ص**، **الحطة فی ذکر صحاح الستة ص**،**حاشیہ حجتہ البالغہ**،**الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص**،**لامع الداری علی جامع البخاری ص** (امام مسلم علیہ الرحمہ شافعی ہیں) **الحطة فی ذکر صحاح الستة ص**،**اتحاف النبلاء المتقنین با حیاء مآثر الفقہا والمحدثین ص** **الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۷۹**،(امام ترمذی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) **الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۵**،(امام ترمذی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) **فیض الباری** (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں،عند البعض شافعی ہیں) **بستان المحدثین ص**،**الحطة فی ذکر صحاح الستة ص ۲۸۸**،(امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) **الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص**،**لامع الداری علی جامع البخاری ص ۱۵**،(امام ابوداؤد علیہ الرحمہ شافعی ہیں) **طبقات الشافعیة الکبریٰ** /،**ابجد العلوم ص**،(امام نسائی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) **الانصاف فی بیان سبب الاختلاف**

ص۲۴۷ بستان المحدثین ص۷ طبقات الشافعیة الکبریٰ ص۱۰۸/۲ ۔ الحطة فی ذکر صحاح الستة ص ۲۹۳، حجة الله البالغه ۱۳۷ ، (امام نسائی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) فیض الباری ۴۴/۱ (امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص۲۴ (شیخ ولی الدین تبریزی صاحب مشکوٰۃ علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الحطة فی ذکر صحاح الستة ص۹۰

ثابت ہو گیا کہ مذکورہ بالا جملہ محدثین عظام امام شافعی کے مقلد ہیں عند البعض ایک دو محدثین امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں، یاد رہے کہ امام شافعی امام محمد بن حسن شیبانی کے تلامذہ میں شامل ہیں بلکہ امام محمد بن حسن شیبانی نے امام شافعی کی والدہ ماجدہ سے شادی کی یہاں تک کہ امام شافعی فرمایا کرتے تھے " جو شخص فقہ میں نام کمانا چاہتا ہو وہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے استفادہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر استنباط مسائل اور استخراج احکام کی راہیں کشادہ کر دی ہیں" اور امام محمد بن حسن شیبانی امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشد تلامذہ سے ہیں،

(ملخصا)..(تاریخ بغداد ۱۶۴/۲)

☆ یاد رہے کہ "اتحاف النبلاء المتقنین با حیاء مآثر الفقهاء والمحدثین (فارسی) الحطة فی ذکر صحاح الستة (عربی)، ابجد العلوم (عربی) "مقتدائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی تصانیف ہیں، ☆........................(والفضل ما شهدت به الاعداء)..............................☆

دوسری بات یہ ھے کہ غیر مقلدین وہابیہ کی خود ساختہ صحیح ترین روایت قابل احتجاج نہیں

اول تو یہ حدیث مضطرب ہے اس لئے کہ اس کے راوی محمد بن یوسف ہیں (موطا امام مالک ص ۹۸) میں ان سے گیارہ کی روایت ہے اور (فتح الباری ۱۸۰/۴) میں محمد بن نصر مروزی نے انہی محمد بن یوسف سے بطریق محمد اسحاق تیرہ کی روایت کی، اور محدث عبد الرزاق نے انہی محمد بن یوسف سے دوسری اسناد سے اکیس کی روایت کی اور (التمہید ۱۱۵/۸) میں بھی یہی محمد بن یوسف حضرت سائب بن یزید سے گیارہ رکعت، اور دوسرے محدثین کرام اکیس رکعت، اور حضرت حارث بن عبد الرحمٰن بن ابی الزباب

تئیس رکعت بیان کرتے ہیں، ایک ہی روای کے بیانات میں کتنا سخت تضاد اور اختلاف ثابت ہے یہی وجہ اضطراب ہے لہٰذا یہ روایت نا قابل قبول و نا قابل استدلال ہے۔

دوسرا یہ کہ گیارہ، تیرہ، اکیس والی روایت کی تائید و تصدیق و توثیق کسی دوسرے واسطے سے نہیں ہوتی لیکن بیس تراویح یا بیس تراویح مع وتر کی تائید و توثیق متعدد طرق سے موجود ہے، حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی کے دور میں لوگ ماہ رمضان میں بیس رکعت ادا کرتے تھے (بیہقی ۲/۴۹۶) انہی سے مروی کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں تیئس رکعت (مع الوتر) ادا کرتے تھے، (التمہید ۸/ ۱۱۵) اور انہی سے مروی کہ بیس رکعت ادا کرتے تھے (فتح الباری ۴/۲۵۳) حتی کہ غیر مقلدین وہابیہ نے جس مؤطا امام مالک سے گیارہ رکعت کا حوالہ فخریہ طور پر بغلیں بجاتے ہوئے پیش کیا ہے اسی میں تیئس رکعت (مع الوتر) حضرت یزید بن رومان سے مروی ہیں ،.............................. (مؤطا امام مالک ص ۹۸)

جس مؤطا سے غیر مقلدین وہابیہ نے بزعم جہالت گیارہ رکعت کا فخریہ نا قابل تسخیر حوالہ پیش کیا تھا وہی ان کیلئے موت ثابت ہوگئی۔ بلکہ حضرت عبدالبر فرماتے ہیں گیارہ رکعت والی روایت وہم ہے اور صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں قیام رمضان بیس رکعت تھا، ....

(مرقات ۳/۱۹۲)

تیسرا یہ کہ اگر گیارہ رکعت والی روایت کو آپ کے نزدیک صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو پھر اسے بتدائی حکم پر محمول کرتے ہوئے منسوخ ماننا پڑے گا آخری دائمی اور ناسخ بیس رکعت والی روایات ٹھہریں گی،

☆ چنانچہ امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں دونوں قسم کی روایات کو یوں جمع کیا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے پھر بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھنے پر دوام اختیار فرمایا، ....

(بیہقی ۲/ ۴۹۶)

☆ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان دونوں روایات کو یوں جمع کیا گیا ہے کہ گیارہ رکعت شروع شروع میں پڑھی گئیں پھر بیس تراویح پر بات پکی ہوگئی حضرات صحابہ کرام کا بیس تراویح پر اجماع ہے۔...

(مرقات ۲/۱۹۴)

چوتھا یہ کہ اگر اس خودساختہ صحیح روایت پر عمل کرتے ہو تو ساری روایت پر عمل کرو تراویح آٹھ اور وتر تین پڑھو، حالانکہ غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک وتر ایک رکعت ہے،

☆ مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی کا تلمیذ مولوی عطاء اللہ غیر مقلد وہابی لکھتا ہے" محمد بن نصر مروزی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت پڑھو وتر کی رکعتیں تین تاکہ مشابہت نہ ہو مغرب کی نماز سے" اور صحیح کہا ہے اس حدیث کو حاکم نے ،اور محمد بن نصر مروزی ،حاکم ،ابن حبان، نسائی اور سلیمان بن یسار سے بھی اور طریقے سے ایسے ہی مروی ہے اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہم نے کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں پائی جس میں تین رکعت وتر پڑھنا ایک ہی سلام سے ثابت ہو (ملخصا)۔

(ترجمہ مؤطا امام محمد ص ۶۳ از مولوی عطاء اللہ غیر مقلد)

☆ جب عام حالات میں ایک وتر پڑھنا ثابت ہے باجماعت ہو یا بلا جماعت تو رمضان میں بھی جائز ہے،

(الاعتصام ص ۱۱، ۱۳، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

جب غیر مقلدین وہابیہ کی اپنی کتب سے وتر کا ایک ہونا ثابت ہے تو کس منہ سے مؤطا امام مالک اور مشکوٰۃ سے گیارہ رکعت والی روایت لائق احتجاج ٹھہراتے ہیں، اس سے تو آٹھ تراویح اور تین وتر ثابت ہوتے ہیں روایت کا نصف حصہ قبول اور نصف ناقابل قبول، حدیث پر عمل کرنے کے اس من مانے انداز سے عمل بالحدیث کا دعوی باطل ہو جاتا ہے، اور اگر وتر ایک پڑھتے ہو تو تراویح دس ثابت ہوتی ہیں اس طرح بھی آٹھ تراویح کا دعوی خاک میں مل جاتا ہے، پچ ثابت ہوا کہ فقہاء کرام کا دامن چھوڑ کر فقہ حدیث کا دعوی کرنا سراسر جہالت وحماقت ہے۔

☆ باقی مشکوٰۃ شریف کی تیرہ رکعت والی حدیث سے دلیل پکڑنا تو "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مترادف ہے، غیر مقلد وہابی مرتب میقات الصیام اتنا حواس باختہ ہو گیا کہ ہر وہ روایت جس میں **احدی عشرۃ رکعۃ یا ثلث عشر رکعۃ** کے الفاظ دیکھتا ہے جھٹ پٹ اسے اپنے دعوی کی دلیل بنا کر پیش کر دیتا ہے، حالانکہ تیرہ رکعت والی روایت صاحب مشکوٰۃ نے **باب صلوۃ اللیل** میں نقل فرمائی ہے اور ائمہ

محدثین صلوۃ اللیل یا قیام اللیل سے مراد نماز تہجد لیتے ہیں، بلکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حق تحقیق یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں ہیں صلوٰۃ لیل اور نماز تہجد، صلوٰۃ لیل ہر وہ نماز نفل کہ بعد فرض عشاء، رات میں پڑھی جائے، اور نماز تہجد وہ نفل کہ بعد فرض عشاء قدرے سو کر طلوع فجر سے پہلے پڑھے جائیں، اسی لئے علامہ شامی قدس سرہ السامی نے فرمایا صلوۃ اللیل وقیام اللیل اعم من التهجد یعنی رات کی نماز اور قیام لیل تہجد سے عام ہے، ملخصا،.....................(ردالمحتار ۲/۲۴ فتاوی رضویہ ۷/ ۴۰۸)

اور محدثین کرام قیام شهر رمضان سے مراد نماز تراویح لیتے اور خود مرتب میقات الصیام نے اپنے کیلنڈر میں قیام رمضان سے مراد تراویح ہی لی ہے پس ثابت ہو گیا کہ صلوۃ اللیل سے مراد نماز تراویح نہیں لی جا سکتی اور باب صلوۃ اللیل مشکوٰۃ سے تیرہ رکعت والی روایت سے نماز تراویح ثابت کرنا جہالت و لاعلمی ہے،

دوسرا یہ کہ تیرہ رکعت والی روایت سے آٹھ تراویح شمار کی جائیں تو پھر وتر خود بخود پانچ ثابت ہو نگے، ہم حیران ہیں کہ جو حضرات وتر تین نہیں مانتے وہ پانچ کیسے مان گئے، اگر وتر ایک مانیں تو تراویح بارہ ثابت ہونگی یہ بھی غیر مقلدین وہابیہ کے مذہب کے خلاف ہے، بلکہ غیر مقلد وہابی مولوی محمد صادق سیالکوٹی بھی معترف ہیں کہ زیادہ سے زیادہ آپ نے تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں،.................................

(صلوٰۃ رسول ص ۳۶۷).

حق بات یہ ہے کہ آپ نے کبھی کبھی سنت فجر کے علاوہ بھی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں،

(فتاوی علمائے حدیث ۶/۱۱۱)

﴿بیس رکعات تراویح پر مختصر دلائل وشواہد﴾

بیس تراویح سرکار اقدس ﷺ، حضرت عمر فاروق، اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل مبارک سے بھی ثابت ہیں بخوف طوالت کتب حدیث سے مختصر و ملخص حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے...

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۴)

(۲) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت بغیر جماعت اور وتر ادا فرماتے تھے...

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۳) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے.........

(مجمع الزوائد ۳/۱۷۲).

(۴) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے.(کتاب الترغیب للرازی)

(۵) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے.......

(کشف الغمہ ۲/۱۱۶)

(۶) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے...

(معجم طبرانی کبیر ۱۱/۳۹۳)

(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳، آثار السنن ص ۲۵۳)

(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی.....

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی۔

(مؤطا امام مالک ص ۹۸)

(۱۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی۔

(آثار السنن ص ۲۵۳)

(۱۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی......

(التمہید ۸/۱۱۵)

(۱۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیس تراویح پڑھائی جاتی تھی قاری مئین پڑھتے

تھے۔

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۳) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں بیس تراویح پڑھائی جاتی تھی قاری معین پڑھتے تھے۔

(آثار السنن ص ۲۵۰)

(۱۴) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا.................

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۵) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳)

(۱۶) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا..........

(عمدۃ القاری ۱۱/۱۲۷)

(۱۷) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے اور اس میں مضبوطی ہے۔

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۸) حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنھم کے دور میں بیس تراویح پڑھی جاتی تھی۔

(عمدۃ القاری ۷/۱۷۸)

(۱۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ابی ابن کعب نے بیس رکعت تراویح پڑھائی۔

(کنز العمال ۸/۴۰۹)

(۲۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں تراویح بیس پڑھی جاتی تھی........................

(مرقات ۳/۱۹۲)

(۲۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں تراویح وتر سمیت تیئس پڑھی جاتی تھی..........

(مرقات ۳/۱۹۴)

(۲۲) اکثر علماء کا عمل اس پر ہے جو حضرت علی و عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مروی ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔ (ترمذی ۱/۹۹)

انکے علاوہ اجماع صحابہ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ اربعہ، آئمہ مجتہدین، فقہاء و محدثین، اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین سے بھی بیس رکعت تراویح ثابت ہیں۔

فقیہ جلیل علامہ شامی قدس سرہ السامی کے نام نامی سے مغالطہ

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے ''مشہور حنفی فقیہ علامہ شامی بھی اللہ کے رسول کی نماز تراویح علاوہ وتر آٹھ رکعت ہی تسلیم کرتے ہیں'' (شامی)

جواباً گذارش ہے کہ یہ صریح کذب ہے اور علامہ شامی قدس سرہ السامی پر بہتان ہے لعنة اللہ علی الکاذبین حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ نے علامہ شامی قدس سرہ السامی کی عبارت کی کاٹ چھانٹ کر کے پیش کی صرف لفظ ثمانیة دیکھ کر جھٹ پٹ اپنے دعویٰ کی دلیل بنا کر پیش کر دیا، نہ ماقبل کو پڑھا سمجھا نہ مابعد کو، حالانکہ علامہ شامی قدس سرہ السامی ماقبل میں صاف لکھ رہے ہیں (وھی عشرون رکعة) ھو قول الجمھور و علیہ عمل الناس شرقاً و غرباً، یعنی نماز تراویح بیس رکعت ہیں یہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر مشرق و مغرب میں لوگوں کا عمل ہے، اس کے بعد ہے'' امام مالک سے چھتیس مروی ہیں'' پھر ''فتح'' میں مذکور ایک اشکال کہ آٹھ سنت اور باقی مستحب ہیں کے بارے میں فرماتے ہیں'' کہ اس کا جواب تعلیقات البحر میں دیا ہے'' (ردالمحتار علی الدر المختار ۱/۵۲۱) (نوٹ: فتح سے فتح القدیر اور بحر سے البحر الرائق مراد ہے)

''صلوٰۃ تسبیح مسنون'' وہابیہ کو اپنے گھر کی خبر نہیں

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے ''صلوٰۃ تسبیح مسنون ہے مگر اس کا با جماعت اہتمام کسی حدیث سے ثابت نہیں''

ہمیں حیرت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کو ہماری تو ہماری اپنے گھر کی بھی خبر نہیں، غیر مقلد مولوی ابوالبرکات احمد لکھتے ہیں جس پر غیر مقلد محدث گوندلوی کی تصدیق بھی ہے ''اب رہ گئی نماز تسبیح اس کی حقیقت یہ ہے کہ

وہ صحیح احادیث سے ثابت ہی نہیں اکثر علماء نے اس کو ضعیف کہا ہے۔..........................

(فتاوی برکاتیہ ص ۷۷)

ثابت ہوا کہ جب تمہارے نزدیک نماز ہی نہیں تو جماعت کیسی ؟ اور نہ ہی ہم مطلقاً جماعت کی اجازت دیتے، امام اہل سنت مجدد دین ملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نے دلائل کثیرہ وافرہ سے ثابت کیا ہے کہ تراویح وکسوف واستسقاء کے سوا جماعت نوافل میں ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا مذہب معلوم ومشہور اور عامہ کتب مذہب میں مذکور ومسطور ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں اور تداعی کے ساتھ مکروہ، تداعی ایک دوسرے کو بلانا، جمع کرنا اور اسے کثرت جماعت لازم عادی ہے، پھر'' چند سطر بعد فرماتے ہیں'' بالجملہ دو مقتدیوں میں بالاجماع جائز اور پانچ میں بالاتفاق مکروہ اور تین چار میں اختلاف نقل ومشائخ اور اصح یہ کہ تین میں کراہت نہیں، چار میں ہے تو مذہب مختار یہ نکلا کہ امام کے سوا چار یا زائد ہوں تو کراہت ہے ورنہ نہیں، لہذا درروغرر پھر درمختار میں فرمایا یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعۃ بواحد یعنی اگر نفل کی جماعت علی سبیل التداعی ہو بایں طور پر کہ چار آدمی ایک کی اقتداء کریں تو مکروہ ہے، پھر اظہر یہ کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ لمخالفۃ التوارث نہ تحریمی کہ گناہ وممنوع ہو، پھر ردالمحتار کے حوالے سے فرماتے ہیں اور اس میں دوام ہو تو طریقہ متوارثہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے بدعت مکروہہ ہے،................ ملخصاً۔

(فتاوی رضویہ شریف ۷/۴۳۰)

تسبیح تراویح کا ثبوت

پھر لکھتا ہے'' ہر چار رکعت تراویح کے بعد تسبیح تراویح پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں''

یہ وہی پرانا سبق ہے اس کا کافی وافی جواب ہم پیچھے دے آئے ہیں، ہر چار رکعت بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی اور اس بیٹھنے میں اختیار ہے چپ بیٹھے یا کلمہ وغیرہ یا تسبیح تراویح پڑھے، ثبوت ملاحظہ ہو (ردالمحتار علی الدرالمختار ۱/۵۲۲) (الفتاوی الہندیہ ۱/۱۱۵) (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی ص ۴۰۴)

جلیل القدر ائمہ دین، فقہاء دین متین کا تسبیح تراویح کو ان کتب معتبرہ میں ذکر کردینا ہی ہمارے لئے کافی ہے کیونکہ یہ اولی الامر میں داخل ہیں اور اولی الامر کی اطاعت اور ان سے تمسک ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

﴿مساجد میں چراغاں، شبینہ اور اجتماعی دعا کا ثبوت﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "ختم قرآن کی تقریبات کے سلسلہ میں مسجد میں چراغاں، شبینے اور طاق راتوں میں اجتماعی دعا کا اہتمام سنت سے ثابت نہیں"

"سنت سے ثابت نہیں، حدیث سے ثابت نہیں، یہ غیر مقلدین وہابیہ کا بہت پرانا رونا ہے، دلائل کافیہ وافیہ سے یہ سب پیچھے بیان ہو چکا، اب بخوف طوالت مسجد میں چراغاں، شبینہ اور اجتماعی دعا سے متعلق نمبروار بحث کرتے ہیں، چراغاں آرائش وزیبائش، زیب وزینت اور سجاوٹ میں اصل علت تعظیم ومحبت ہے آرائش وزیبائش، زیب وزینت اور سجاوٹ کے انداز ہر زمانے میں اس وقت کے رواج کے مطابق رائج رہے۔

﴿سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چراغاں کی﴾

☆حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں "اول من اسرج فی المساجد تمیم الداری" یعنی جس نے سب سے پہلے مساجد میں چراغاں کی وہ حضرت تمیم داری ہیں،

(ابن ماجہ شریف ص ۵۵)

☆جلیل القدر محدث حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے بھی اس روایت پر بلا نقد ونظر اعتماد کرتے ہوئے استناد کیا فرماتے ہیں "وکان تمیم الداری من افاضل الصحابة وله مناقب وهو اول من اسرج المسجد" یعنی حضرت تمیم داری افاضل صحابہ میں سے صاحب مناقب صحابی ہیں اور آپ نے ہی سب سے پہلے مسجد نبوی میں چراغاں کیا.................................

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

سرکار اقدس ﷺ نے چراغاں کرنے والے کا نام سراج رکھ دیا

☆علامہ ابوالحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف با بن الاثیر نقل کرتے ہیں جناب سراج غلام حضرت تمیم داری نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب حضرت تمیم داری کے پانچ غلام تھے میرے آقا نے مجھے حکم دیا تو میں نے مسجد نبوی کو زیتون کے تیل کے چراغوں سے منور کر دیا اس سے پہلے خورمہ کی لکڑی جلتی تھی پس سرکار اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ہماری مسجد کو کس نے جگمگا دیا؟ حضرت تمیم داری نے عرض کیا میرے غلام نے اور میری طرف اشارہ کر کے مجھے بتایا، سرکار اقدس ﷺ نے میرا نام دریافت فرمایا میں نے اپنا نام فتح عرض کر دیا ،فرمایا نہیں اس کا نام سراج ہے..................ملخصا

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص ۲۶۲)

مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ (۱) مسجد میں چراغاں کرنا صحابی کی سنت ہے کیونکہ اس سے قبل تو خورمہ کھجور وغیرہ کی لکڑیاں جلا کر روشنی کی جاتی تھی (۲) سرکار اقدس ﷺ نے مسجد کو منور اور جگمگاتا دیکھ کر منع نہیں فرمایا بلکہ حضرت تمیم داری کے غلام کا نام ہی سراج رکھ دیا (۳) اجلہ صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی عمل چراغاں کی مخالفت نہ کی (۴) جلیل القدر محدث شارح بخاری صاحب فتح الباری علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور ابن اثیر نے اس روایت کو بلا نقد و نظر بیان کیا۔

جلیل القدر سلاطین اسلام اور عالمان مکہ وطیبہ کا معمول

☆امام اجل علامہ قطب الدین مکی حنفی معاصر امام ابن حجر مکی رحمہما اللہ تعالی فرماتے ہیں سلطان مراد خان بن سلطان سلیم خان بن سلیمان خان رحمہم الرحمٰن نے ۹۸۴ھ میں سونے کی تین قندیلیں بیش بہا جواہرات سے مرصع کر کے محمد چادیش خان کے ہاتھ حاضر کی کہ وہ کعبہ معظمہ کے اندر آویزاں کی جائیں اور ایک روضہ اقدس میں چہرہ انور (سرکار اقدس ﷺ) کے مقابل آویزاں کی جائے جب وہ مکہ معظمہ آئے حضرت شریف مکہ سیدی حسن بن ابی نمی حسنی اور ناظر حرم محترم قاضی مدینہ منورہ شیخ

الاسلام سید العلماء سیدی حسین حسینی مکی اور قاضی مکہ مکرمہ مولانا مصلح الدین لطفی بگ زادہ اور دیگر اعیان و اکابر کے ہمراہ حرم محترم حاضر ہوئے مکہ معظمہ کے تمام علماء وفقہاء وسردار گرد کعبہ معظمہ جمع ہوئے، حضرت شریف اور عظماء کو خلعت پہنائے گئے کعبہ معظمہ کا دروازہ کھولا گیا.............حضرت شریف کعبہ معظمہ کے اندر حاضر ہوئے اور اپنے دست مبارک سے قندیلیں آویزاں کی سب حاضرین جملہ علماء وفقہاء وامراء وعظماء نے فاتحہ پڑھی اور دعائیں کیں، اور جلسہ ختم ہوا، پھر محمد چادیش خانؒ باقی قندیلیں لیکر سرکار اعظم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے علامہ قطب الدین مکی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان کے پاس مدینہ طیبہ کے اکابر عمائد وعلماء وصلحاء سب جمع ہوئے حرم کریم میں محفل عظیم منعقد کی گئی حجرہ طاہرہ مزار پر انوار حضرت سید ابرار ﷺ کھولا گیا اور وہ سونے کے قندیل جواہر بے بہا سے مرصع روئے انور سید اطہر ﷺ کے مواجہ اقدس میں آویزاں کی گئی، حاضرین نے فاتحہ پڑھی اور دعا کی اور مجلس بخیر وخوبی ختم ہوئی۔

(کتاب الاعلام باعلام بیت الحرام ص ۳۰)

☆امام اجل سید ابو الحسن نور الدین بن عبداللہ سمہودی مدنی قدس سرہ معاصر امام جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ تعالی متوفی ۹۱۱ھ نے خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفی میں ایک فصل روضہ اقدس کے تزک واحتشام وشیشہ آلات وسامان روشنی کے بیان میں وضع فرمائی اور ایک فصل مسجد مقدس (مسجد نبوی شریف) کے ستونوں، چراغوں وغیرہ کے بیان میں وضع فرمائی اس میں فرماتے ہیں ''مسجد کریم (مسجد نبوی شریف) کے صحن میں چار مشعلیں ہیں کہ زیارت کی مشہور راتوں میں روشن کی جاتی ہیں اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ اول اول یہ مشعلیں کس نے رکھیں اور مسجد میں قندیلوں کی بہت سی زنجیریں ہیں کہ آتشزدگی کے بعد بنیں اور انکی روشنی کا راتب گھٹتا بڑھتا..ملخصاً

(وفاء الوفاء ۲/۶۸۱)

☆فصل روضہ اقدس میں فرماتے ہیں امام حافظ الحدیث محمد بن محمد بن النجار متوفی ۶۴۲ھ نے اپنی کتاب الدر الثمینہ فی اخبار المدینہ میں فرمایا ہے کہ سقف مسجد کریم کے اتنے ٹکڑے میں کہ دیوار قبلہ سے حجرہ مقدسہ تک ہے جب زائرین مواجہہ اقدس حضور سید عالم ﷺ میں کھڑے ہوں ان کے سروں پر

چالیس سے زائد قندیلیں آویزاں ہیں، اور یہ شہروں شہروں سے سلاطین و امراء حاضر کیا کرتے ہیں (انتہیٰ) اور یہ دستور برابر چلا آتا ہے ہمیشہ ان قندیلوں میں ترقی ہوتی رہی اور روضہ مطہرہ کی تمام آویزاں روشنیوں میں سب سے زیادہ خوبصورت جو میں نے دیکھی وہ فولادی بڑی قندیل ہے جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے اس کے پیٹ اور کناروں پر سونا چڑھا ہوا ہے جو اس میں روشنی کرنے سے دمکنے لگتا ہے اس پر لکھا ہوا ہے" ان الناصر محمد بن قلادون علقه بيده هناك"..ملخصاً (وفاء الوفاء ۲/۵۸۴)

☆علامہ سمہودی قدس سرہ فرماتے ہیں امام اجل تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی السبکی قدس سرہ متوفی ۷۵۶ھ نے خاص اس باب میں ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام تنزيل السكينه على قناديل المدينه رکھا۔...

(وفاء الوفاء ۲/۵۹۱)

☆امام ابن المنیر شرح جامع صحیح میں فرماتے ہیں" اذا وقع ذلك على سبيل تعظيم المساجد ولم يقع الصرف عليه من بيت المال فلا باس به" اگر تعظیم مسجد کے طور پر آرائش واقع ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔..

(ارشاد الساری شرح البخاری ۱/۴۴۰)

هذه نبذة تحقيقات الامام احمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي رضى الله تعالى عنه من الفتاوى الرضوية (رحمہ اللہ) ملخصاً و ملتقطاً۔

﴿مسجد میں قنادیل دیکھ کر حضرت علی نے حضرت عمر کو دعا دی﴾

○..........رضى الله تعالى عنهما..........○

☆امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں" و اخرج ابن عساكر عن اسمٰعيل بن زياد قال: مر على بن ابى طالب على المساجد فى رمضان فيها قناديل فقال نور الله على عمر فى قبره كما نور علينا فى مساجد نا" یعنی ابن عساکر نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کی کہ

حضرت علی بن ابی طالب کا گزر رمضان میں مساجد کے پاس سے ہوا تو ان میں روشنی کیلئے قنادیل لگائی گئی تھیں تو آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر روشن فرمائے جیسے انہوں نے ہماری مساجد کو روشن کیا......(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷) ثابت ہوا کہ مساجد میں چراغاں زیب و زینت، آرائش و زیبائش اور سجاوٹ کا سلسلہ قدیہ مبارک عمل صحابہ کرام جلیل القدر علماء دین متین، فقہاء و محدثین، اور سلاطین اسلام کی موجودگی میں ہوتا رہا جلیل القدر محدثین نے اس بارے میں مستقل کتابیں لکھی اور اپنی کتب میں فصول وضع فرمائیں جس میں کعبہ معظمہ، مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی زیب و زینت، آرائش و زیبائش اور روشنیوں کی چمک دمک کا ذکر فرط عقیدت و محبت سے کیا، کسی نے بھی خلاف سنت اور بدعت و حرمت کا فتویٰ نہ دیا،

﴿شبینہ فی نفسہ جائز وروا ہے﴾

غیر مقلدین وہابیہ جس کڑک پھڑک سے شبینہ خلاف سنت قرار دیتے ہیں کبھی گانے باجے، فلموں ڈراموں تھیٹروں، سینما گھروں اور سرکسوں کو بدعت و خلاف سنت قرار نہیں دیتے، ہر کار خیر سے روکنا انکا قدیمی وموروثی

وطیرہ ہے، قارئین کرام! شبینہ فی نفسہ قطعاً جائز وروا ہے، یہی وجہ ہے کہ اجلہ اکابر ائمہ دین کا معمول رہا ہے، اور انکے افعال کریمہ کا قابل عمل اور حجت ہونا گذشتہ صفحات میں ثابت کر چکے ہیں، علماء نے بنظر منع کسل وملال اقل مدت ختم قرآن عظیم تین دن مقرر فرمائی، مگر اہل قدرت ونشاط بہر عبادت کو ایک شب میں ختم کی بھی ممانعت نہیں، بہت سے اکابر دین سے منقول ہے، **كما بسطه المولى عبد الغني النابلسي قدس سره القدسي في الحديقة الندية وغيره في غيرها،** جیسا کہ اس پر تفصیلی بحث علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ اور دیگر علماء نے اپنی کتب میں کی ہے۔......................

(الدر المختار ۱/۹)

(۱) خود امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو رکعت میں قرآن شریف ختم کیا (الدر المختار ۱/۱۱۴)

(۲) بل احیاہ بقراءۃ القران فی رکعۃ ثلاثین سنۃ بلکہ آپ تیس سال تک رات کوایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کرتے رہے۔...

(ردالمحتار ۱/۶۲)

(۳) علمائے کرام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ سلف صالحین میں بعض اکابر دن رات میں دو ختم فرماتے بعض چار بعض آٹھ۔

(۴) امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سیدی علی مرصفی قدس سرہ نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختم فرمائے۔..

(میزان الشریعۃ الکبری ۱/۷۹)

(۵) آثار میں منقول ہے کہ امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن مجید شروع فرماتے اور دہنا پاؤں رکاب تک نہیں پہنچتا کہ قرآن مجید ختم ہو جاتا۔

(۶) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے تلاوت آسان فرمادی تھی آپ سواری پر زین رکھنے کا حکم دیتے اور زین رکھی جاتی تو آپ زین رکھنے سے پہلے زبور ختم فرمالیتے۔.....(بخاری ۱/۴۸۵) ☆..............................فی نفسہ یہ فعل حسن ہے کراہت یا ممانعت اگر آئے گی تو چند عوارض کی وجہ سے، (۱) عدم تفقہ (۲) کسل (۳) ہذرمہ (۴) ترک واجبات قراءۃ (۵) عدم امتیاز حروفِ متشابہ، شبینہ اگر ان عوارض سے خالی ہو اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ جماعت نفل میں تداعی نہ ہوئی ہو کہ مکروہ ہے، شبینہ کہ ایک یا چند حافظ مل کر کرتے ہیں مکروہ ہے، انتھی کلامہ۔

☆.....(اجرت اور لاؤڈ اسپیکر پر بھی شبینہ پڑھنا مکروہ وممنوع ہے)

ھذہ نبذۃ تحقیقات الامام احمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

من الفتاوٰی الرضویة (۷/ ٤٦٥ تا ٤٨٠) ملخصاًو ملتقطاً۔

اجتماعی دعا کا حکم

اجتماعی دعا کو بھی وہابیہ نے خلاف سنت ٹھہرا دیا ہے سنت سے ثابت نہیں، حدیث سے ثابت نہیں یہ غیر مقلدین وہابیہ کی عادت موروثہ و مستمرہ ہے اسکی بحث پیچھے گزر چکی ہے، ہم پہلے ہی کتب وہابیہ سے ثابت کر چکے کہ یہ نام نہاد انگریز کے تیار کردہ اہل حدیث ہیں انکا پڑھنے پڑھانے سے علم حدیث و اصول حدیث سے کوئی تعلق نہیں جو چیز ان کے احاطہ علم میں نہیں گویا وہ اپنا وجود ہی نہیں رکھتی، حالانکہ ضابطہ مسلمہ ہے ''عدم علم عدم وجود کو مستلزم نہیں ہوتا۔ اور عدم ذکر ذکر عدم نہیں'' حقیقت یہ ہے کہ دعا مطلقاً اعظم مندوبات دینیہ و اجل مطلوبات شرعیہ سے ہے کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں بے تقیید وقت و تخصیص ہیأت، مطلقاً اس کی اجازت دی اور اس کی تکثیر کی رغبت دلائی اور اس کے ترک پر وعید آئی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ☆ادعونی استجب لکم مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا ☆اجیب دعوۃ الداع اذا دعان قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا جب مجھے پکارے ☆ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے انا عندظن عبدی بی و انا معه اذادعانی یعنی میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دعا کرے۔

(بخاری شریف ۲/ ۱۱۰۱، مشکوٰۃ ص ۱۹۶)

☆مزید ارشاد فرماتا ہے یاابن آدم انك ما دعوتنی غفرت لك علی ماکان منك و لا ابالی، یعنی اے فرزند آدم تو جب تک مجھ سے دعا مانگے جائیگا تیرے کیسے ہی گناہ ہوں بخشتا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔..

(ترمذی شریف ۲/ ۶۲)

☆ مزید ارشاد فرماتا ہے من لایدعونی اغضب علیه یعنی جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔.................(کنزالاعمال شریف ۲/ ۶۳)(ابن ماجہ ص ۲۸۰) ..... کذافی روایة اخری

(ترمذی ۲/۱۷۳) (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۰/۲۰۰) (مسند احمد بن حنبل ۲/۴۴۳)

☆سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں صلوا علی و اجتهدوا بالدعاء یعنی مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں کوشش کرو۔..

(نسائی شریف ۱/۱۹۰)

☆مزید ارشاد فرماتے ہیں علیکم عباد الله بالدعاء یعنی خدا کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔

(ترمذی شریف ۲/۱۹۳)(مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆فرمایا لا تعجزوا فی الدعاء فانه لن یهلك مع الدعاء احد یعنی دعا میں تقصیر نہ کرو جو دعا کرتا رہے گا ہرگز ہلاک نہ ہوگا۔..

(المستدرک ۱/۴۹۴)

☆ تدعون الله لیلکم و نهارکم فان الدعاء سلاح المؤمن رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔..

(مسند ابی یعلیٰ ۲/۳۲۹)

☆اکثروا الدعاء بالعافیة عافیت کی دعا اکثر مانگو۔..

(المستدرک ۱/۵۲۹)

☆اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضائے مبرم کو رد کرتی ہے۔..

(کنزل العمال ۲/۶۳)

☆لا یرد القضا الا الدعاء تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے۔

(ترمذی ۲/۳۶، ابن ماجہ ص ۱۰، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی فضیلت ارشاد فرمائی تو صحابہ کرام نے عرض کی اذا الکثر ایسا ہے تو ہم

دعا کی کثرت کریں گے۔..

(ترمذی ۲/۱۷۳).

☆من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عندالشدائد فلیکثر من الدعاء عندالرخاء یعنی جوخوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت رکھے۔

(ترمذی شریف ۲/۱۷۴، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆مطلقاً ارشاد فرمایا الدعاء ھو العبادۃ ، الدعاء مخ العبادۃ دعا عبادت ہے دعا عبادت کا مغز ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۴)

قارئین کرام! اتنے ارشادات ربانیہ اور فرمودات مصطفویہ میں کہیں بھی تخصیص ہیأت اور تقیید وقت ومکان کی بوتک نہیں ہے ، یہ تو بارہا فرمایا کہ دعا کرو یہ کہیں نہیں فرمایا کہ فلاں نماز فلاں جگہ فلاں وقت فلاں ہیأت فلاں مجلس واجتماع میں نہ کرو، جب ایسا کہیں نہیں، تو اللہ تعالیٰ اور سرکار اقدس ﷺ نے جس چیز کو مطلق وعام رکھا دوسرا اسے مقید ومخصوص کرنے والا کون ؟ جس چیز سے اللہ تعالیٰ اور سرکار اقدس ﷺ نے منع نہ فرمایا دوسرا منع کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟ امام اہل سنت مجدد اعظم مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں دعا کی حدیثیں تو خود متواتر ہیں۔.........................

(فتاویٰ رضویہ ۲۹/۳۱۱)

☆اور جماعت (اجتماع) میں بڑی برکت ہے کیونکہ فرمایا ید اللہ علی الجماعۃ،........

(ترمذی ۲/۳۹)

﴿چالیس مردان حق میں ایک ولی ہوتا ہے﴾

☆مسلمانوں کی اجتماعی دعا اقرب القبول ہے حدیث شریف میں ہے اذا شھدت امۃ من الامم وھم اربعون فصاعداً اجاز اللہ تعالیٰ شھادتھم یعنی جب کوئی جماعت حاضر ہو اور چالیس افراد یا اس سے زیادہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو جائز قرار دیتا ہے۔..........................

(المعجم الکبیر۱/۱۹۰).

☆تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے قیل وحکمۃ الاربعین انہ لم یجتمع ھذا العددا لا و فیھم ولی یعنی کہا گیا ہے کہ چالیس کے عدد میں یہ حکمت ہے کہ یہ تعداد کبھی پوری نہیں ہوتی بجز اس کے کہ ان میں کوئی نہ کوئی ولی ضرور ہوتا ہے۔..................................

(التیسیر شرح جامع الصغیر۱/۱۱۰)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ ''اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منہ حتی یقول ثلث مرات سبحنك اللہ ربنا و بحمدك لا الہ الا انت اغفر لی و تب علی فان کان اتی خیراً کان کا لطابع علیہ و ان کان مجلس لغو کان کفارۃ لما کان فی ذالك المجلس ''یعنی جب تم میں سے کوئی کسی جلسے میں بیٹھے تو ہرگز وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرلے''پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے اور تیری تعریف بجالاتا ہوں تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میرے گناہ بخش اور مجھے توبہ دے''پس اگر اس نے اس جلسے میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو تھا جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی ۔..................(الترغیب والترتیب۲/۴۱۱،المعجم الکبیر۲/۱۳۹)

قارئین کرام!غیر مقلدین وہابیہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر مطلق ومقید کی بحث سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے سالک راہ ضلالت ہیں،حالانکہ جلیل القدر ائمہ دین فقہاء شرع متین یہ اصول وضوابط بیان فرمائے اور عموم واطلاق کو حجت مانا ہے۔

☆فاضل اجل علامہ محب اللہ بہاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں شاع وزاع احتجاجھم سلفاً وخلفاً

بالعمومات من غیر نکیر یعنی شرع کے عموم کو حجت ماننا اسلاف واخلاف میں بلاانکار مشہور ومعروف ہے۔..................................

(مسلم الثبوت ص ۷۳)

مزید فرماتے ہیں والعمل بالمطلق یقتضی الاطلاق یعنی مطلق پر عمل میں اطلاق کالحاظ ہوتا ہے۔
(مسلم الثبوت ص ۱۱۹)

☆ فقیہ جلیل علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن الہمام کی تحریر الاصول میں ہے العمل به ان یجری فی کل ما صدق علیه المطلق یعنی اس پر عمل یوں کہ جس پر مطلق صادق آتا ہے اس میں حکم جاری ہوگا۔

(التقریر والتحریر ۱/۲۶۶،۲۶۵)

نیز غیر مقلدین وہابیہ کا محض یہ دعوی کرنا کہ مساجد میں چراغاں، شبینہ واجتماعی دعاوغیرہ وغیرہ سنت سے ثابت نہیں جہالت پر مبنی ہے، قطع نظر مذکورہ شواہد مثبتہ ودلائل قاطعہ سے "عدم ثبوت وثبوت عدم" میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

☆ شارح بخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں الفعل یدل علی الجواز وعدم الفعل لایدل علی المنع یعنی کرنا تو جواز کی دلیل ہے اور نہ کرنا ممانعت کی دلیل نہیں۔ (المواہب اللدنیہ مصری ۲/۱۶۶)

☆ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں نکردن چیزے دیگر ست ومنع فرمودن چیزے دیگر است یعنی نہ کرنا اور چیز ہے اور منع کرنا اور چیز ہے............
(تحفہ اثناء عشریہ ص ۲۶۹)

هذه نبذة تحقيقات الامام احمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی رضی الله تعالی عنه

من مؤلفاته القيّمة ملخصاً وملتقطاً

اعتکاف النساء کتبِ حدیث وفقہ کی روشنی میں

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے لیکن عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں اور نہ ہی ازواج مطہرات کے عمل سے ثابت ہے"

جس طرح ذلیل نفس سرکشی اور مچلنے سے نہیں رکتے اسی طرح غیر مقلدین وہابیہ اپنا پرانا سبق "حدیث سے ثابت نہیں، سنت سے ثابت نہیں، حدیث ضعیف ہے" نہیں بھولتے، ابھی تک وہی رونا رویا جارہا ہے، ہمارا مخصم اتنا حواس باختہ ہو چکا ہے کہ منہ سے نہ جانے کیا کچھ نکالنے لگا ہے لکھتا ہے "عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں" ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ۔ اور حق یہ ہے کہ وہابیہ کا حدیث فہمی سے دور کا واسطہ بھی نہیں، بخاری شریف کا بھی محض عرفی نام ہی نام جانتے ہیں حالانکہ بخاری شریف اور دیگر کتب حدیث میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ یعنی سرکار اقدس ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی پھر آپ کے بعد آپکی ازواج نے اعتکاف کیا۔

(بخاری ۱/۲۷۱۔ مسلم ۱/۳۷۱۔ ابوداؤد ۱/۳۳۴۔ مشکوۃ ص ۱۸۳)

☆ ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس کے تحت لکھتے ہیں "ای فی بیوتھن لما سبق من عدم رضاہ علیہ الصلوۃ والسلام لفعلھن ولذاقال الفقھاء یستحب للنساء فی مکانھن" یعنی سرکار اقدس ﷺ کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا انکے مذکورہ طرز عمل پہ سرکار اقدس ﷺ کی عدم رضا مندی کی وجہ سے، اسی لئے فقہا کرام فرماتے ہیں کہ عورتوں کیلئے انکے گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے

(مرقات ۴/۳۲۶)

اور دوسری روایت میں ہے اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ یعنی سرکار اقدس ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ (بخاری ۱/۲۷۳، ابن ماجہ ص ۱۲۷)

اور ازواج مطہرات کا وہ طرز عمل جس پر سرکار اقدس ﷺ نے عدم رضا مندی کا اظہار فرمایا صحیحین وغیرھما میں مذکور ہے آپ نے مسجد سے ازواج مطہرات کے اعتکاف کیلئے لگائے گئے خیمے

کھلوادیئے تھے،ملخصا۔

(بخاری ۲۷۲/۱،۲۷۳،۲۷۴،مسلم ۳۷۱/۱)

سرکار اقدس ﷺ کی محبت اور جذبہ اتباع میں ازواج مطہرات نے مسجد میں خیمے لگائے لیکن سرکار اقدس ﷺ نے جب متعدد ازواج کے خیمے لگے دیکھے تو سب خیموں کو کھلوادیا خیموں کا کھلوانا یا تو کثرت اخبیہ کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ نے فقط حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو تو اجازت دے دی تھی بخاری شریف میں ہے "فاستاذنته عائشه ان تعتكف فاذن لها فضربت فيه قبة"

................(بخاری ۲۷۳/۱)

اور دیگر ازواج مطہرات نے از خود یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھ کر خیمے لگائے تھے، یا پھر اس وجہ سے کہ مسجد میں عام مسلمان دیہاتی اور منافقین سب قسم کے لوگ آتے تھے اور ازواج مطہرات کو اپنی طبعی حاجات کی وجہ سے بار بار مسجد میں آنا جانا پڑتا، اسی لئے آپ نے ازواج مطہرات کا مسجد میں خیمے لگوانا پسند نہیں فرمایا، بہر حال سرکار اقدس ﷺ کے طرز عمل اور ازواج مطہرات سے اعتکاف النساء ثابت ہے، اسی طرح ☆علامہ شامی قدس سرہ السامی نے بھی عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا ثابت فرمایا ہے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار ۴۹۴/۳)

جلیل القدر فقہاء وائمہ دین متین کا اعتکاف النساء ثابت فرمادینا بھی ہمارے لئے حجت ہے، یہ اولی الامر میں شامل ہیں انکی اطاعت اوران سے تمسک پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے۔

﴿صلوٰۃ وصوم سے قبل ایمان واسلام کا تحقق لازم وضروری ہے﴾

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ اور برائی ترک نہ کرے اللہ اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ پروا نہیں کرتا" (بخاری)

جھوٹ اور برائی روزہ رکھنے کے بعد روزہ کیلئے نقصان دہ ہیں موجب گناہ ہیں اور روزہ رکھنے سے پہلے دین واسلام کا تحقق لازم وضروری ہے جن کا اسلام صحیح نہ ہو ان کا روزہ کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟ ہم پہلے ہی دلائل

مطالعہ و ملاحظہ کتب وہابیہ سے غیر مقلدین وہابیہ کے مقاصد و طرز حیات، عقائد و نظریات، اختراعات و مصنوعات اور اکاذیب ثابت کر چکے ہیں شریعت مطہرہ عبادات سے قبل ایمان و اسلام چاہتی ہے اور انہیں ایمان و اسلام نہیں من مانی عبادات کی فکر ہے۔

﴿وہابی اور شب قدر﴾

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کریں آپ آخری عشرہ پوری رات عبادت میں گزارتے تھے (بخاری و مسلم)"۔

اس کا جواب مذکورہ بالا گزشتہ جواب میں ہو گیا۔

﴿صدقہ فطر کی مقدار و اجناس میں غیر مقلدانہ اجتہاد کا رد و ابطال﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "صدقۃ الفطر کھجور دیگر اجناس ایک صاع یعنی اڑھائی کلو (2.5kg) ثابت ہے جو کہ نماز عید سے قبل ادا کرنا ضروری ہے"۔

یہ غیر مقلدین وہابیہ کی تحقیق نہیں تجہیل ہے حالانکہ نفس صاع میں اختلاف ہونے کی وجہ سے صدقہ فطر کی مقدار میں اختلاف ہے، نہ جانے غیر مقلدین نے اڑھائی کلو وزن کیسے مقرر کر دیا کوئی ثبوت اور حوالہ بھی نہیں دیا، امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے احوط و اعلیٰ درجہ کی تحقیق فرمائی کہ "صاع کا وزن تین سو اکاون روپے بھر آتے ہیں، اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر ہوا (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ یا دو کلو تقریباً پچاس گرام)۔..............................

(فتاویٰ رضویہ ۱۰/۲۹۵)

اور غیر مقلدین کا کھجور دیگر اجناس سے صدقہ فطر ایک صاع مقرر کرنا بھی غلط ہے، حالانکہ گندم یا اس کا آٹا یا ستو سے نصف صاع (یعنی دو کلو پچاس گرام تقریباً) اور کھجور یا منقیٰ یا جو یا اس کا آٹا یا ستو سے ایک صاع (یعنی چار کلو سو گرام تقریباً) ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے، ان کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے مثلاً چاول جوار باجرہ یا اور کوئی غلہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا۔ (ملخصاً)

(فتاوی ہندیہ ۱/۱۹۱، ۱۹۳۔ الدر المختار ۳/۳۷۲، ۳۷۳)

صدقہ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا تو اب ادا کر دے ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا ،نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔...............................

(الدرالمختار۳/۲۶۲)

اگر چہ مسنون قبل نماز عید ادا کر دینا ہے۔..............................

(بخاری شریف۱/۲۰۴)

عیدالفطر سے قبل ادا کرنا اولیٰ ہے اگر چہ بعد میں بھی ادا ہو جائے گا لیکن تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حدیث شریف میں ہے''بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے''

(تاریخ بغداد۹/۱۲۲)

یاد رہے کہ فقہاء کرام، ائمہ دین سے تمسک اور کتب فقہ کا لائق احتجاج ہونا ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

﴿درمختار کی حجیت ومقبولیت﴾

خاص کر درمختار کی عظمت ورفعت وحجیت ومقبولیت کے بارے میں علامہ سید ابن عابد عابدین شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں''ان کتاب الدر المختار شرح تنویر الابصار قد طارفی الاقطار وصار فی الامصار وفاق فی الاشتهار علی الشمس فی رابعة النهار حتی اکب الناس الیه و صار مفزعهم الیه وهو الحری بان یطلب ویکون الیه المذاهب فانه الطراز المذهب فی المذهب فلقد حوی من الفروع المنقحة والمسائل المصححة مالم یحوه غیره من کبارالاسفار ولم تنسج علی منو اله یدالافکار''خلاصہ یہ کہ درمختار نے تمام عالم میں آفتاب چاشت کی طرح شہرت پائی مخلوق ہمہ تن اس سے گرویدہ ہو کر اپنے مہمات میں اس کی طرف التجا لائی یہ کتاب اسی لائق ہے کہ اسے مطلوب بنائیں اور اس کی طرف رجوع لائیں کہ یہ دامن مذہب کی زرنگار گوٹ ہے وہ تصحیح وتنقیح کے مسائل جمع ہیں کہ بڑی بڑی کتابوں میں مجتمع نہیں آج تک اس انداز کی کتاب تصنیف نہ ہوئی۔.............(ردالمحتار۱/۲)

باقی غیر مقلدین وہابیہ کا صدقہ فطر سے تعلق ہے یا عدم تعلق اسکی بحث گزشتہ سے پیوستہ جواب میں گذر چکی

ہے۔

عیدکارڈ کرسمس کارڈ کی نقل غیر مقلدانہ اجتہاد وقیاس

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے" کہ عید کارڈ عیسائیوں کے کرسمس کارڈز کی نقل ہیں"

عیدکارڈ کو کرسمس کارڈ کی نقل تو کہہ دیا کوئی تاریخی مستند حوالہ نہیں دیا جس سے ثابت ہوتا کہ پہلے کرسمس کارڈ جاری ہوئے اور پھر اس کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں عید کارڈ جاری ہوئے، **دوسرا یہ کہ** ہر بعد میں آنے والی چیز کا پہلی کی نقل ہونا ضروری نہیں، **تیسرا یہ کہ** ہر بعد میں آنے والی چیز کا پہلی کے من کل الوجود مشابہ ہونا ضروری نہیں اور یہودیوں، نصرانیوں، بد مذہبوں سے ہر مشابہت بھی منع نہیں بلکہ بری باتوں میں مشابہت منع ہے یا جو انکی مشابہت کی نیت سے کئے جائیں، پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسا کام ہو جو انکی مذہبی یا قومی علامت بن چکا ہو جیسے غیار (۱) اور زنار (۲) یعنی جنیو باندھنا جیسا کہ مفسر شہیر امام قاضی ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر شیرازی بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" **وانما عد من لبس الغیار وشد الزنار و نحو هما کفر الانها تدل علی التکذیب** "یعنی غیار پہننا اور زنار یعنی جنیو باندھنا اور اس جیسی دوسری چیزیں کفر شمار کی گئی کیونکہ یہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر دلالت کرتی ہیں

(تفسیر بیضاوی ص ۲۵)

ایسے ہی ہولی اور دیوالی (۳) پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے، رام لیلا (۴) اور جنم اسٹمی (۵) اور رام نومی (۶) وغیرہ جیسے میلوں تہواروں اور جلوس مذہبی میں شریک ہو کر انکی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے ملخصاً۔

(بہار شریعت ۱۸۴/۹)

ایسے ہی چوٹی، نشان صلیب وغیرہ۔

چوتھا یہ کہ ہم مکہ معظمہ سے آب زم زم لاتے ہیں ہندو گنگا سے گنگا جل لاتے ہیں ہم بھی ہاتھ ملاتے ہیں یہود و نصاری بھی ہم بھی داڑھی رکھتے ہیں سکھ بھی رکھتے ہیں کیا ہم مکہ معظمہ سے آب زم زم لانا، ہاتھ ملانا، داڑھی رکھنا چھوڑ دیں، سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا حالانکہ اس میں مشابہت

یہود و نصاری تھی پھر فرمایا ہم دو روزے رکھیں گے کچھ فرق کر دیا مگر بخوف مشابہت بند نہ کیا، ....(مشکوٰۃ ص۱۷۹)

اسی طرح اگر عید کارڈوں پر فحش عریاں انسانوں اور جانوروں کی تصاویر کارٹون بے ہودہ شعرو شاعری وغیرہ خلاف شرع چیزیں ہوں تو یقیناً ناجائز اور گناہ ہونگے لیکن اگر ان پر کعبہ معظمہ، روضہ مقدسہ، نعلین اقدس، مزارات صحابہ و اولیاء اہم متبرک مقامات اور پھولوں، درختوں، پودوں وغیرہ کی تصاویر حمد و نعت اور دینی اسلامی اشعار کلمات تبریک ہوں تو جائز و مباح ہیں، کیونکہ اشیاء میں اصل اباحت ہے علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں المختار ان الاصل الاباحۃ، ....(ردالمحتار علی الدرالمختار ا/۷۸)

بلکہ حدیث شریف میں ہے "فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو" دوسری جگہ ہے "الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفی عنہ" خلاصہ یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمادیا وہ حلال ہے اور جسے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا وہ حرام ہے جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ مباح ہے (مشکوٰۃ ص۳۶۲، ۳۶۷)

(حاشیہ) (۱) غیار ایک کپڑے کا ٹکڑا جو ذمی کافر اپنے شانے پر لگاتے تھے جس کے اوپر ایسے دھاگے سے سلائی کی جاتی جس دھاگے کا رنگ اس کپڑے کے خلاف ہوتا خاص کر یہ سلائی شانوں پر ہوتی تھی بعض نے یہ بھی کہا کہ شانوں کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ یہ سلائی کپڑے کے اکثر حصے پر ہوتی تھی یہ کپڑے اہل ذمہ کے شعار مذہبی تھے،

(۲) زنار اس موٹے دھاگے کو کہتے ہیں جس کا پھندہ سا بنا کر کندھے سے کر تک ڈال لیتے ہیں اور جب پیشاب یا پاخانہ کیلئے جائیں تو اس کو کان میں لپیٹ لیتے ہیں جیسا کہ دور حاضر کے برہمنوں کا طریقہ ہے بعض نے زنار کی تشریح اس لمبی ٹوپی سے کی ہے جس کو ذمی پہنتے ہیں،

(۳) ہندوؤں کی تہواریں ہین جس میں وہ اپنے بتوں کو پوجتے ہیں،

(۴) ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راون (بت کا نام) پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے،

(۵) ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوشی میں منائی جاتی ہے، کرشن ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تیسرا دیوتا ہے جسے مہادیو بھی کہتے ہیں، ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کا کام مخلوق کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے،

(۶) ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم کے دن کی خوشی میں مناتے ہیں۔

☆ پہلی حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فیه تنبیه علی ان التحریم انما یعلم بالوحی لا بالھوی" یعنی اس میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ حرمت صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ فہم نفسانی سے۔...

(مرقات ۸/۱۵۳)

☆ دوسری حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فیه ان الاصل فی الاشیاء الاباحة یعنی بے شک اشیاء میں اصل اباحت ہے۔...

(مرقات ۸/۱۹۳)

ثابت ہو گیا کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے اور مسکوت عنہ مباح ہے، حرمت و ممانعت نہ تو کسی چیز کے نئے ہونے سے لازم آتی ہے اور نہ ہی اھل الاھواء غیر مقلدین وہابیہ کی فہم نفسانی سے بلکہ صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے،

شرذمہ قلیلہ کی لحیہ طویلہ مکروہ ہے

☆ غیر مقلدین وہابیہ نے داڑھی منڈوانے والوں کو برا نہیں کہا کہ انکی مشابہت بے دینوں، یہودیوں ،نصرانیوں سے ہو جاتی ہے حالانکہ داڑھی منڈوانے کی حرمت و ممانعت پر احادیث کثیرہ وافرہ ثابت ہیں،

☆ غیر مقلدین وہابیہ نے اپنے آپ کو نہیں دیکھا کہ حد سے زیادہ طویل داڑھی رکھتے ہیں کہ سکھوں سے مشابہت ہو جاتی ہے حالانکہ یہ بھی مکروہ اور ناپسند ہے، امام ابوزکریا یحیی بن شرف نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "تکره الشهرة فی تعظیمها کماتکره فی قصها و جزها" داڑھی کو حد شہرت تک بڑھانا یعنی بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ ہے جیسا کہ اس کا کتروانا اور کاٹنا مکروہ ہے اور اسی میں لکھا ہے "و کره مالك طولها جدا" یعنی امام مالک نے داڑھی کا بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ فرمایا۔

(شرح المسلم للنووی مع صحیح مسلم ۱/۱۲۹)

☆ غیر مقلدین وہابیہ بہت زیادہ طویل داڑھی رکھتے ہیں، تصویر بناتے، بنواتے ہیں، ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں ڈرنک مشروبات پیپسی، سیون اپ، ڈیو، کوکا کولا وغیرہ پیتے ہیں انگریزی ادویہ استعمال کرتے ہیں دیگر

انگریزی ساز و سامان استعمال کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، کیا اب ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں، نصرانیوں، مجوسیوں کی نقل اور مشابہت نہیں ہوگی؟ اور غیر مقلدین وہابیہ کا شمار ان میں نہیں ہوگا؟ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں "من تشبہ بقوم فھو منھم" جو کسی قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے۔

....(ابوداؤد ۲/۲۰۳)

"لیس منا من تشبہ بغیر نا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاریٰ" ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت رکھے یہودیوں اور نصرانیوں سے مشابہت نہ رکھو۔...

(ترمذی ۲/۹۴)

وہابیہ کی یہود و نصاریٰ سے وفاداریاں

ہمیں حیرت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ عید کارڈ، کو کرسمس کارڈ کی نقل قرار دے کر یہود و نصاریٰ سے مشابہت ثابت کر رہے ہیں اور خود ہندوستان میں انگریزوں، یہودیوں، نصرانیوں کی سرپرستی اور حمایت میں پروان چڑھ رہے ہیں اور آغوش نصرانیت و یہودیت میں بیٹھ کر انگریز سے جہاد کو بڑا گناہ قرار دے کر اپنی وفاداریاں ثابت کر رہے ہیں، ☆ پیشوائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتا ہے" جب یہ ملک دارالسلام ہوا تو پھر یہاں جہاد کرنا کیا معنی بلکہ عزم جہاد ایسی جگہ ایک گناہ ہے بڑے گناہوں سے
"...............................(ترجمان وہابیہ ص ۱۵)

☆ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے اپنے فرقہ برأت کا اظہار کرتے ہوئے پیشوائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی دوسری جگہ لکھتا ہے "کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آج تک کوئی موحد متبع سنت، حدیث و قرآن پر چلنے والا بے وفائی اور قرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگوں نے غدر و شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسرعناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تھے"......................

(ترجمان وہابیہ ص ۲۵)

☆ امیر وہابیہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے الاقتصاد فی مسائل الجہاد نامی کتاب لکھی اور انگریزوں کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کے خلاف فتوے جاری کئے ایک جگہ لکھتا ہے "مفسد ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک

ہوئے وہ سخت گنہگار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد و باغی و بدکردار تھے“........................(الاقتصاد فی مسائل الجہاد ص ۴۹)

☆استاذ الوہابیہ میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد نے انگریز کا ساتھ دیا اور ایک انگریز عورت کی جان بچائی ،ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں ”تین مہینوں بعد جب پوری طرح امن قائم ہو چکا تب اس نیم جان میم کو جواب بالکل تندرست وتوانا تھی انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلے میں ایک ہزار تین سو روپے اور مندرجہ ذیل سارٹیفکٹیں ملیں“۔..

(الحیات بعد الممات ص ۱۲۷)

☆مولوی اسماعیل دہلوی نے کلکتہ میں ایک سوال کے جواب میں کہا ”انگریزوں پر جہاد کرنا واجب نہیں ایک تو ہم انکی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے ہمیں انکی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں“۔...

(حیات طیبہ ص ۴۲۳)

☆......کلمات خاتمہ......☆

ہم نے بفضلہ تعالیٰ مخالفین اہل سنت غیر مقلدین وہابیہ کے کیلنڈر میقات الصیام میں شائع شدہ جملہ جارحانہ اتہامات والزامات اور خود ساختہ استدلالات کا ذمہ دارانہ حیثیت سے علی الترتیب مکمل ومفصل علمی وتحقیقی جواب دیا ہے، غیر مقلدین وہابیہ کو چاہیے کہ وہ بھی متانت اور سنجیدگی سے نمبروار صفحہ وار ہمارے دلائل کا علمی تحقیقی حدود وقیود میں رہ کر توڑ کریں اور ایسا جواب دیں کہ مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ خود ساختہ قیاس اور من گھڑت اجتہاد پر مبنی نہ ہو، تفسیر بالرائے کا آئینہ دار وعکاس نہ ہو،

اپنے اصول وادلہ شرعیہ ”قرآن وحدیث“ اور ان کتب حدیث سے استدلال واستناد کریں جن کے جامعین ومرتبین غیر مقلد ہوں ہم گزشتہ ابحاث میں ثابت کر چکے ہیں کہ غیر مقلدین کا ان کتب حدیث سے استدلال واستناد کرنا باطل ہے جن کہ جامعین ومرتبین مقلد ہیں،

ہم بفضلہ تعالی وبعون حبیبہ الاعلیٰ ﷺ، امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، سیدنا غوث اعظم، سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت خواجہ اجمیری، سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالی عنہم کے روحانی فیض اور تصرف پر امید کرتے ہوئے غیر مقلدین وہابیہ کو عام چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے دلائل وشواہد وحوالہ جات کو غلط ثابت کریں، اوران کا مفصل ومکمل جواب شائع کریں اور مبلغ پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) روپے نقد وصول پائیں، یادرہے چند باتوں کا جزوی جواب قابل قبول نہ ہوگا،

اگر جواب نہ دے سکیں اور بفضلہ تعالیٰ ہرگز نہ دے سکیں گے تو کم ازکم اتنا تو شعور رکھیں کہ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر پھینکنے کی ابتداء نہیں کرنی چاہیے کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ کے محبوبوں (انبیاء وصحابہ وائمہ وفقہاء اولیاء کرام جو خداوند قدوس کے محکم قلعوں میں بحفاظت ہیں) کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے لیکن اگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو تمہیں "حجارۃ من سجیل" کا سماں اور "کعصف ماکول" کا مزا چکھا دے گا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون .... اللھم انی اسئلك بعلماء امة حبیبك محمد ﷺ ان ترحمنا بھم فی الدنیا والآخرة وترزقنا بجا ھھم عندك العلم النافع و القلب الخاشع والعفو والعافیه والمغفرة وصل وسلم و بارك علی خاتم النبیین بدر سماء المرسلین محمد و اله والائمة المجتھدین والمقلدین لھم با حسان الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین والله تعالی اعلم وعلمه وجل مجده اتم واحکم ھذا آخر مارقمه قلم الفقیر الرضوی سردار احمد رضا مشرف القادری غفرله ربه القوی (میلسی، پاکستان) (یوم الاربعاء ۲ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ)

OOOOOOOOOOO